http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | یکم تا ۷ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۲۲

مرزا قادیانی کے چند اقراری کفر

ردِّ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

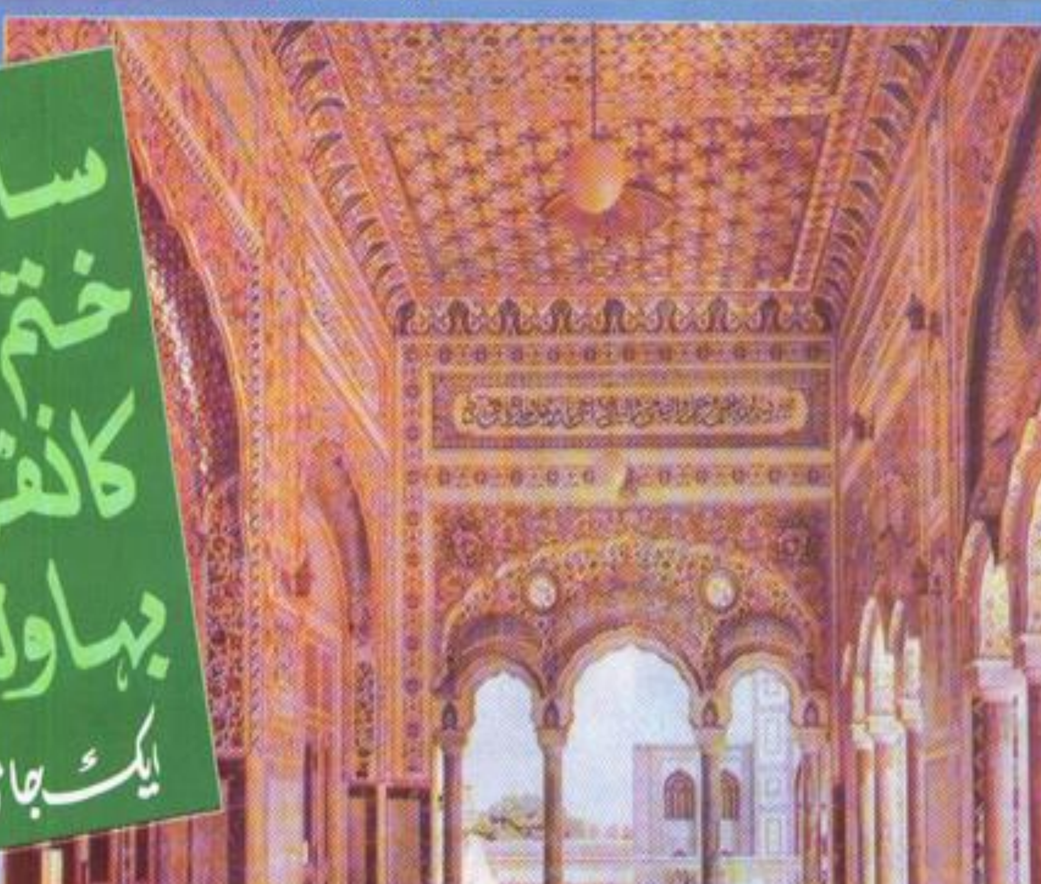

سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور

ایک جامع رپورٹ

تحفظ ناموس رسالتؐ کانفرنس کوئٹہ میں منظور ہونے والی قرار دادیں

شریعت بل کی منظوری...... عمل کی ضرورت

شاہین ختم نبوۃ مولانا اللہ وسایا کا تبلیغی دورہ سندھ

قیمت: ۵ روپے

غیر مسلموں کے مذہبی تہوار:

س...... اگر کوئی مسلمان ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں ان سے دوستی یا کاروباری تعلق ہونے کی وجہ سے شرکت کرے تو یہ شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟

ج...... غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات و رسوم میں شرکت جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ جس شخص نے کسی قوم کے مجمع کو بڑھایا وہ انہی میں شمار ہوگا۔

غیر مسلموں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانا:

س...... ہماری کمپنی کا باورچی یعنی روٹی پکانے والا کافر ہے' ہندو ہے کیا ہم اس کے ہاتھوں کا پکا ہوا کھا سکتے ہیں؟ ہم مسلمان کافی ہیں لیکن پاکستانی بہت تھوڑے ہیں؟

ج...... غیر مسلم کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے بشرطیکہ اس کے ہاتھ پاک صاف ہوں۔

چینی اور دوسرے غیر مسلموں کے ہوٹلوں میں غیر ذبیحہ کھانا:

س...... کچھ عرصے سے میرے دماغ میں ایک بات کھٹک رہی ہے وہ یہ کہ ہمارے ہاں بیشتر لوگ شوقیہ طور پر چائنیز ریسٹورنٹس میں کھانا کھاتے ہیں لیکن اس بات کی تحقیق نہیں کرتے کہ جو کھانا وہ کھاتے ہیں آیا وہ حلال ہوتا ہے یا حرام؟ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ جب اس نے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ یہ ہوٹل والے نہ صرف جانور اپنے ہاتھ سے کاٹتے ہیں بلکہ بعض اوقات مری ہوئی مرغیاں بھی کاٹ دیتے ہیں۔ میری عرض ہے کہ کیا غیر مسلم کے ہاتھ سے کٹا ہوا جانور حلال ہوتا ہے یا نہیں؟

ج...... ایسے ہوٹل میں کھانا نہیں کھانا چاہئے جہاں پاک ناپاک' حلال و حرام کی تمیز نہ کی جاتی ہو۔ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ وہ اہل کتاب بھی ہوں۔ اہل کتاب کے علاوہ باقی غیر مسلموں کا ذبیحہ حرام ہے۔

مختلف مذاہب کے لوگوں کا اکٹھا کھانا کھانا:

س...... اگر سو آدمی اکٹھے کھانا کھاتے ہیں اور برتن اسٹیل کے ہیں یا چینی کے اور ان کو صرف گرم پانی سے دھویا جاتا ہے۔ سو آدمیوں میں عیسائی' ہندو' سکھ' مرزائی ہیں۔ برتن ایک دوسرے سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر عیسائی' سکھ ہندو' مرزائی کا برتن کسی مسلم کے پاس آجائے تو کیا جائز ہے؟ اگر نہیں تو مسلح افواج میں ایسا ہوتا ہے۔ حکومت اس سے پرہیز کرتی ہے تو فوج میں انتشار پیدا ہو سکتا ہے یا فوجیوں کے دل میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی بات بیٹھ سکتی ہے؟

ج...... غیر مسلم کے ہاتھ پاک ہوں تو اس کے ساتھ کھانا بھی جائز ہے اور اس کے استعمال شدہ برتنوں کو دھو کر استعمال کرنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ ہمارا دین اس معاملہ میں تنگی نہیں کرتا۔ البتہ غیر مسلموں کے ساتھ زیادہ دوستی کرنے اور ان کی عادات و اطوار اپنانے سے منع کرتا ہے۔

کیا غیر مسلم کے ساتھ کھانا کھانے سے ایمان تو کمزور نہیں ہوتا:

س...... میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں ایک بہت بڑے پروجیکٹ پر کام کرتا ہوں جہاں پر اکثریت مسلمانوں کی ہی تعداد میں کام کرتی ہے۔ مگر اس پروجیکٹ میں ورکروں کی دوسری بڑی تعداد مختلف قسم کے عیسائیوں کی ہے۔ وہ تقریباً ہر ہوٹل سے بلا روک ٹوک کھاتے ہیں اور ہر قسم کا برتن استعمال میں لاتے ہیں۔ برائے مہربانی شرعی مسئلہ بتائیے کہ ان کے ساتھ کھانے پینے میں کہیں ہمارا ایمان تو کمزور نہیں ہوتا؟

ج...... اسلام چھوت چھات کا قائل نہیں۔ غیر مسلموں سے دوستی رکھنا' ان کی شکل و وضع اختیار کرنا اور ان کے اطوار و عادات کا اپنانا حرام ہے۔ لیکن اگر ان کے ہاتھ نجس نہ ہوں تو ان کے ساتھ کھالینا بھی جائز ہے۔ آنحضرت ﷺ کے دسترخوان پر کافروں نے بھی کھانا کھایا ہے۔ ہاں! طبعی گھن ہونا اور بات ہے۔

عیسائی کے ہاتھ کے دھلے کپڑے اور جھوٹے برتن:

س...... میرے گھر میں ایک عیسائی عورت (جمعدارنی) کپڑے دھوتی ہے۔ یہ لوگ گندا کام نہیں کرتے۔ شوہر مل میں نوکر ہے اور بیوی لوگوں کے کپڑے دھوتی ہے۔ کیا اس کے دھوئے ہوئے کپڑوں کو میرے لئے دوبارہ پاک کرنا ہوگا یا وہ اس کے ہاتھوں کے قابل استعمال ہوں گے جبکہ میں بفضل خدا پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں اور کیا ان کے لئے علیحدہ برتن رکھنا چاہئے یا کہ انہیں برتنوں کو دھو کر استعمال کرنا صحیح ہے؟

ج...... اگر کپڑوں کو تین بار دھو کر پاک کردیتی ہے تو اس کے دھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں' دوبارہ پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ غیر مسلم کے جھوٹے برتنوں کو دھو کر استعمال کرنا صحیح ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | یکم تا ۷ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۲۲

بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ

☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

شریعت بل کی منظوری...... عمل کی ضرورت	(اداریہ)	4
مرزا قادیانی کے چند اقراری کفر!	(مولانا عبداللطیف مسعود)	6
خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	9
رد قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں	(جناب امتیاز بلوچ)	12
سالانہ ختم نبوت کانفرنس بہاولپور	(حکیم محمد عبدالستار اختر)	15
تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کوئٹہ...... منظور ہونے والی قراردادیں	(مولانا عبدالعزیز جتوئی)	17
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا سدباب	(حکیم محمد سعید انجم)	20
شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا تبلیغی دورہ سندھ	(مولانا محمد علی صدیقی)	22
اخبار ختم نبوت......		24

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف گھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل و ترتیب: خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر۔ یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

فی شمارہ: ۵ روپے

سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۳۵ روپے، سہ ماہی: ۷۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان، فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON, SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری، طابع: سید شاہد حسن، مطبع: القادر پرنٹنگ پریس، مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت بل کی منظوری............عمل کی ضرورت

قومی اسمبلی نے بالآخر پندرھویں آئینی ترمیم جس کو شریعت بل سے تعبیر کرکے منظور کر ہی لیا اور اب یہ بل سینٹ میں پیش ہوگا اس طرح میاں نواز شریف انہوں نے شریعت کے نفاذ کا وعدہ پورا کرلیا۔ شریعت بل جس وقت پیش کیا گیا اس وقت سے اس پر تنازعہ شروع ہوگیا کیونکہ شریعت بل کی آڑ میں کچھ اور مقاصد تھے۔ سیکولر جماعتوں نے تو اس کو مکمل طور پر مسترد کردیا تھا' جبکہ دینی جماعتوں کی طرف سے بعض شرائط اور تبدیلیوں کے بعد اس کی منظوری کے لئے حمایت کا وعدہ کیا گیا۔ گزشتہ روز بل کی منظوری کے بعد وزیراعظم کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ مذہبی جماعتوں کی طرف سے دی گئی تجاویز منظور کرلی گئیں تھیں۔ اس لئے سینٹ میں وہ اس کی حمایت کریں گی جبکہ ابھی تک جمیعت علماء پاکستان اور جمیعت اہلحدیث جو کہ حکومت کی حلیف جماعتیں ہیں دیگر مذہبی جماعتوں کی جانب سے واضح طور پر اس کی تائید سامنے نہیں آئی بلکہ جمیعت علماء اسلام اور جماعت اسلامی کی طرف سے مخالفت کا پہلو زیادہ نظر آتا ہے۔ یہی صورت حال دیگر مذہبی افراد کی ہے۔ شریعت بل کی رو سے قرآن و سنت کو پاکستان کا سپریم لاء تجویز کیا گیا ہے لیکن اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ اس خانہ کو بالکل خالی چھوڑا گیا ہے' اب ایک طرف شدت کے ساتھ یہ خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ اسلامی شریعت نافذ ہوگئی دوسری طرف ہر غیر اسلامی قانون نافذ ہے۔ بدقسمتی ملاحظہ فرمائیں' نواز شریف کی طرف سے بل کی منظوری کے خیر مقدم کی خبر کے ساتھ جناب وزیر خارجہ صاحب ارشاد فرمارہے ہیں کہ ملک سے سودی نظام کا خاتمہ ناممکن ہے۔ اسی طرح ایک طرف حکومت نے شریعت بل منظور کردیا' دوسری طرف سپریم کورٹ میں سود ختم کرنے کی اپیل بھی دائر کی ہوئی ہے' اتوار کی چھٹی بھی ہے اس بنا پر لوگ کہتے ہیں کہ اس شریعت کا کیا فائدہ جب اس پر عمل نہ ہو۔ ایک شخص ان میں ایک لاکھ بار شور مچاتا رہے کہ میں مسلمان ہوں' میں مسلمان ہوں' لیکن نہ نماز پڑھتا ہو' نہ روزہ رکھتا ہو' نہ زکوٰۃ دیتا ہو' نہ حج کرتا ہو اور نہ شراب پینا بند کرتا ہو اور نہ ہی شرک کرنا بند کرتا ہو تو اس کے اس اسلام کے دعویٰ سے کیا فائدہ سوائے اپنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے کچھ نہیں۔ صرف نام لینے سے احکام نافذ نہیں ہوتے۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر اخلاص سے عمل کرنے والے اور احکام شریعت نافذ کرنے والے ہوں تو ۷۳ء کا آئین اسلامی آئین ہے اور اگر اخلاص سے عمل کرنے والے نہ ہوں تو قرآن کریم بھی ان کے لئے اسلامی نہیں ہوسکتا۔" اسلام منافقت کی اجازت نہیں دے سکتا' صرف قومی اسمبلی سے ترمیم منظور کرانے سے اسلام آجاتا تو پاکستان میں اب تک امن وامان قائم ہوچکا ہوتا' کیونکہ دسیوں مرتبہ قومی اسمبلی نے امن قائم کرنے کی قراردادیں پاس کیں۔ کشمیر آزاد ہوچکا ہوتا' کیونکہ قومی اسمبلی کئی مرتبہ کشمیر کی آزادی کی قرارداد پاس کرچکی ہے۔ قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن آج تک اس پر کوئی عمل نہیں ہورہا۔ قادیانی اپنے کو مسلمان بھی کہتے ہیں' مسجدیں بھی بناتے ہیں' کلمہ طیبہ آویزاں کرتے ہیں' غرض کونسا کام ہے جو وہ اس ترمیم کے خلاف نہیں کرتے لیکن ہمارے حکمرانوں کو احساس تک نہیں ہوتا۔ آئین اور قانون میں موجود ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹیں دس سال کے اندر اندر اسمبلی میں پیش کرکے قانون سازی اسلام کے مطابق مکمل کرلی جائے گی۔ آج اس آئین کو ۲۵ سال ہونے کو آئے ہیں اس ترمیم اور قانون کا اطلاق کہاں ہوا؟ بلکہ تشریح میں یہاں تک کہ خود بخود یہ رپورٹیں قانون بن جائیں گی لیکن آج تک تو اسمبلی میں پیش بھی نہیں ہوئیں۔ جمیعت علماء اسلام نے صدر فاروق لغاری کے دور میں اسمبلی میں پیش کرنے کی کوشش کی لیکن بحث کے لئے اس کو ایجنڈے پر بھی نہیں رکھا گیا۔ بات پاکستان میں قانون منظور کرانے کی نہیں عمل کرانے کی ہے اور یہ کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کہ پی پی پی ہو یا مسلم لیگ' اسلام کے نفاذ نہ کرنے میں دونوں کا طرز عمل ایک ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پی پی پی کھلم کھلا اسلام کی مخالفت کرتی ہے جبکہ مسلم لیگ منافقت کے ساتھ یہ کام انجام دیتی ہے۔ دوسری طرف اقلیتوں کا طرز عمل ہے کہ جب بھی پاکستان میں اسلام کے نفاذ کی بات ہوئی ہے کرسچن' قادیانی' یہودی اور ہندو کھڑے ہوجاتے ہیں کہ اقلیتوں کے حقوق غصب ہوگئے۔ نفاذ شریعت سے ان پر موت کے دروازے کھل جائیں گے۔ شریعت بل ان کے لئے دفعہ وارنٹ ہے۔ ۲۹۵۔ سی سے ہی ہم بیزار تھے کہ شریعت بل کے ذریعے ہمیں ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور بدقسمتی ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارے تمام سیاستدان اپنی سیاست چمکانے کے لئے ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں' کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ نفاذ شریعت سے تمہیں کیا مطلب؟ تم اقلیت نہیں ہو' اپنے حقوق کی بات کرو اپنے بارے میں قوانین کے نفاذ کی بات کرو' تمہیں اکثریتی قانون سے کیا مطلب؟ ملک اسلامی ہے' اسلام کے نام پر حاصل کیا تو اس میں اسلامی نظام ہی آئے گا۔ اسلامی قوانین کا اطلاق مسلمانوں پر ہوگا۔ تمہاری اس سے کیا غرض؟ ملک کا اجتماعی قانون جو بھی ہو' پبلک لاء میں تمہارے مذہب کے مطابق تمہیں آزادی دی جائے گی۔ اسلام کے نفاذ سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ انگریز کے ظالمانہ قانون جس میں پولیس اور حکمرانوں کو تمام اختیارات ہیں اس پر تمہیں کوئی اعتراض نہیں'

نفاذ شریعت کی بات ہوتے ہی تم واویلا کرتے ہو 'مسلمانوں نے کبھی تمہارے عیسائی 'یہودی 'ہندو اور قادیانی ہونے پر اعتراض کیا؟ امریکہ 'فرانس 'برطانیہ اور دیگر عیسائی ملکوں میں عیسائی قوانین نافذ ہیں 'اسرائیل میں یہودی مذہب کا قانون نافذ ہے 'مسلمانوں نے اعتراض کیا؟ احتجاجی مظاہرے کیے؟ تمہارے عیسائی ملکوں نے اسلام دشمنوں کو پناہ دی 'ملعون رشدی کہاں روپوش ہے 'تسلیمہ نسرین کو کس نے پناہ دی؟ مسلمانوں نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا 'عیسائی ممالک میں مسلمان لڑکی کو اپنے اسکول میں حجاب کرنے کی اجازت نہیں۔ مسلمانوں نے تو کچھ نہیں کہا کوئی قانون پاس ہوتا ہے 'مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں۔ آخر کار نفاذ شریعت کی بات ہوتے ہی تم کیوں کھڑے ہوتے ہو؟ مسلمانوں سے تصادم چاہتے ہو؟ مقاصد کیا ہیں آج تک یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی؟ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کی بالادستی اور مغرب کی غنڈہ گردی نے تمہیں بہت جرأت دلوادی ہے۔ ہم یہی مشورہ دیں گے کہ اقلیتوں کو اپنے دائرہ کار میں رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ مطالبہ کریں کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے 'اسلام نے اقلیتوں کو بہت زیادہ حقوق دیئے ہیں 'ان کی جان و مال کے تحفظ کی ضمانت دی ہے۔ افغانستان میں غیر مسلموں کو مکمل تحفظ فراہم کیا گیا ہے 'اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی اقلیتوں نے خوشی کا اظہار کیا اور اسلامی مملکت کے لئے دعائیں کیں۔ اگر اسلامی مملکت ختم ہوئی تو افسوس کا اظہار کیا 'حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بیت المقدس میں مجبوری کی وجہ سے اقلیتوں کی حفاظت کی ذمہ داری سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا اور جزیہ نہیں لیا تو انہوں نے درخواست کی کہ ہماری حفاظت کا انتظام کیا جائے 'کیونکہ ہمیں اپنے مذہب والوں سے زیادہ مسلمانوں پر اعتماد ہے۔ محمد بن قاسمؒ جب سندھ سے واپس ہو رہے تھے تو ہندو اقلیت ان کو روک رہی تھی۔ پاکستان میں کس اقلیت کو مسلمانوں نے نقصان پہنچایا؟ اپنی جان سے زیادہ ان کی حفاظت کی 'قادیانی بھی اگر اپنے کو مسلمان ظاہر کرنا چھوڑ دیں اور اقلیت کی حیثیت سے رہیں تو مسلمانوں کی ان سے کوئی لڑائی نہیں۔ یہ تو مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں 'اس لئے علماء کرام ان کے خلاف تحریک چلاتے ہیں اس لئے ہم اقلیتوں کو یہی مشورہ دیں گے کہ وہ ۲۹۵۔ سی یا کسی قانون کے ختم کرنے کے مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں۔ نفاذ شریعت کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہ کریں البتہ اپنے حقوق کی جدوجہد کریں 'مسلمان ان کا ساتھ دیں گے 'لیکن اقلیتوں نے یہی طرز عمل اختیار کیا تو اندیشہ ہے کہ خانہ جنگی کی کیفیت پیدا نہ ہو جو کسی صورت میں اقلیتوں کے لئے مناسب نہیں۔ امریکہ اور یورپ خانہ جنگی کی صورت میں اقلیتوں کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں دے سکتے البتہ وہ فسادات کے ذریعہ اپنے مفادات حاصل کریں گے 'جس سے پاکستان کے عیسائیوں یا اقلیتوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جہاں تک مذہبی جماعتوں کے اعتراض کا تعلق ہے ہمیں یقین ہے کہ وہ بدنیتی پر مبنی نہیں 'اس لئے حکمران طبقہ کو چاہئے کہ وہ شریعت بل کو ان نقائص سے پاک کر کے متفقہ طور پر منظور کرائیں ۔ جہاں تک لادین طبقے کا تعلق ہے 'ہم ان سے یہی کہیں گے کہ نواز شریف یا حکمران طبقہ کا نام اسلام نہیں۔ وہ اسلام کو کسی بھی ضرورت کے پیش نظر اسمبلی میں پیش کریں آپ اسلامی بل کے ساتھ عام بلوں والا معاملہ نہ کریں۔ جب اسمبلی میں اراکین اسمبلی کے مفادات یا تنخواہوں کا بل پیش ہوتا ہے یا امریکہ بہادر کی حمایت میں بل پیش ہوتا ہے تو اس وقت حزب اختلاف یہ نہیں دیکھتی کہ یہ بل کس نے پیش کیا ہے فوراً سب حمایت کرتے ہیں 'لیکن جب نفاذ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو تمام جماعتیں نواز شریف کی آڑ میں اسلام کی مخالفت شروع کر دیتی ہے۔ اسلام کا تمسخر اڑانے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ صرف بل منظور ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ اب شریعت نافذ ہو گئی 'عیش پرستی ختم ہونی چاہئے اور قائداعظم کی تصویر اتارنی چاہئے 'بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ نواز شریف داڑھی رکھ لیں 'عابدہ حسین برقعہ پہن لیں 'یہ طرز عمل کسی سنجیدہ جماعت کا نہیں۔ اگر آپ کو اسلام پسند نہیں تو صاف اعلان کر دیں کہ ہم اسلام کو اس ملک میں نافذ ہونے نہیں دیں گے چاہے نواز شریف کرے یا کوئی مذہبی جماعت۔ ایک طرف تو آپ اقتدار کے لئے اسلام کی بات کرتے ہیں۔ اسلام ہمارا دین کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن ہر اسلامی کام میں رکاوٹ ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں اور اسلام کا تمسخر اڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کسی صورت میں قابل ستائش نہیں۔ نواز شریف دشمنی میں اسلام کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس طرح ہم حکومتی ارکان خاص کر نواز شریف سے بھی کہیں گے کہ وہ نفاذ شریعت کے سلسلے میں اخلاق کا مظاہرہ کریں اور اسلام کی آڑ میں اپنے مقاصد حاصل نہ کریں۔ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ نے ایسے شخص کے لئے بہت وعید ذکر فرمائی ہے جو دین کو دنیا کے لئے استعمال کرے 'دھوکہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ شریعت کو الگ رکھیں 'حکومت کا لگاؤ شریعت کے نام پر حکومت کو استحکام یا اختیارات کا حصول وغیرہ دین دشمنوں کو زیب دیتا ہے۔ شریعت بل کے حوالے سے آپ کا یہ داغ ہمیشہ رہے گا کہ اس کے ذریعہ آپ نے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی جو کہ آپ کو واپس لینی پڑی۔ جب آپ کو یہ شقیں واپس ہی لینی تھیں تو پھر اس کو شریعت کے ساتھ نتھی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسلام کو بدنام کر کے یا متنازعہ بنا کر آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ خدارا! اسلام کے ساتھ مذاق چھوڑ دیں 'پہلے ہی ہمارے حکمرانوں کے طرز عمل سے دین کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اسلام 'اسلام کا نام سن کر لوگوں کے کان پک چکے ہیں۔ طالبان کب اسلام کا نام لیتے ہیں 'انہوں نے شور نہیں مچایا اور اسلامی نظام عملی طور پر نافذ کر دیا 'قوم کو پتہ چل گیا 'اسلام کے ساتھ دھوکہ کرنے والے اس ملک میں زیادہ چل نہیں سکتے 'اس لئے سینٹ میں بل پیش کرنے سے پہلے اسلامی جماعتوں کو اعتماد میں لیں اور اخلاص کے ساتھ شریعت نافذ کریں۔

مرزا قادیانی کے چند اقراری کفر

مرزا قادیانی کی کوئی ایک بات درست نہیں نکلتی' ہر بات میں جھوٹ' غلط بیانی' تضاد' تناقض' ہیرا پھیری کی ہی ثابت ہوتی ہے' ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی بوجہ مراقی ہونے کے بے اختیار تھے' افسوس تو مرزا کی ذریت پر ہے کہ ایسے مراقی آدمی کے کہنے پر اسلام کے ٹھوس اور متواتر عقیدہ سے انکار کرتے ہیں اور دلائل بھی دیتے ہیں جبکہ اس عقیدہ کا اعتراف ہی مجموعہ کذب وافترا اور جہالت وحماقت ہے

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

اس سے پہلے قادیانی کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا طویل بھی اور مختصر بھی علمی انداز میں بھی اور عوامی سطح پر بھی' مثبت بھی لکھا اور الزامی بھی۔ غرضیکہ ہر انداز میں لکھا گیا' پھر یہ تمام جدوجہد بطور شغل یا استہزائی داو پر نہ تھی بلکہ اہل اسلام کو قادیانیت سے محفوظ رکھنے کے لئے اور قادیانیت کو دعوت غوروفکر دینے کے لئے۔ چنانچہ تحریر ذیل ایک مختصر واضح طور پر چند اصولوں پر مشتمل ہے جس کو توجہ سے پڑھنے کے بعد ہر ذی شعور انسان بآسانی اپنی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

(۱) مرزا جی نے اپنی کتاب آسمانی فیصلہ میں بمقابلہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے جواب میں لکھا کہ:

﴿میں نے اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر پیغام پہنچایا کہ میری کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر نہیں جو نعوذباللہ عقیدۂ اسلام کے مخالف ہو صرف معترض کی اپنی ہی غلط فہمی ہے ورنہ میں تمام عقائد اسلام پر دل وجان سے ایمان رکھتا ہوں' مخالف اسلام عقیدہ سے بیزار ہوں۔﴾ (صفحہ ۳ سائز خورد)

(۲) پھر اگلے صفحہ پر لکھا:

﴿اور خدا جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں' سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں' جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں مدعی نبوت نہیں بلکہ ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔﴾ (شاباش دلو عیار)

مندرجہ بالا سطور میں دو ٹوک الفاظ میں حلفاً اہلسنت کے ساتھ بکلی اتحاد واتفاق کا اعلان کیا ہے کہ میں اہل حق اہل سنت کے تمام عقائد کو تسلیم کرتا ہوں انہوں نے کوئی استثنا نہیں کیا کہ ایک کو مانتا ہوں دوسرے کو نہیں مانتا بلکہ بطور کلی واستغراق کے من اول الیٰ آخر وسب کو تسلیم کیا ہے' کسی ایک عقیدہ کا بھی انکار نہیں کیا۔

(۳) ایک دوسری جگہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

﴿جو کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے اس پر خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے یہی میرا اعتقاد ہے' یہی میرا مقصود ہے اور یہی میرا مدعا ہے' مجھے اپنی قوم سے اجماعی امور میں کوئی اختلاف نہیں۔﴾ (دیکھئے مرزا جی کی کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۴۴)

ناظرین کرام بالا پر کے تینوں اقتباسات میں آپ اچھے طریقے سے ملاحظہ کر چکے ہیں کہ مرزا جی بقائمی ہوش وحواس نہایت انشراح صدر کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد واتفاق کا بار بار اعلان کر رہے ہیں اب ذرا نہایت ہوشیاری اور توجہ سے مرزا صاحب کو پکڑ کر رکھنا کہیں بھاگ نہ جائے ذیل میں اہلسنت کے عقائد باضابطہ طور پر دوبارہ نزول مسیح بحوالہ کتب معتبرہ اور مسلمہ پیش کرتے ہیں:

(۱) دیکھئے کتاب کا نام ہے عقیدہ طحاویہ جو کہ ۱۹ صفحات پر مشتمل ہے نہایت معتبر اور منفرد متن ہے اس کے صفحہ ۱۴ پر یہ عبارت ہے:

﴿ونو من من اشراط الساعة' خروج الدجال و نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء﴾

(۲) درس نظامی کی مشہور و معروف کتاب شرح عقائد اور اس کے شروحات جیسے نبراس اور شرح مقاصد عربی

نبراس میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔

(ص نمبر ۲۰۸' جلد دوم)

اسی طرح اخیر تمام کتب تفسیر حدیث کلام' تصوف اسی کے مطابق ہیں جس سے اجماع امت روز روشن کی طرح ثابت ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ بندہ نے اپنی کتاب مسئلہ رفع نزول میں لفظاً اجماع کے ساتھ ۱۹ حوالے پیش کئے ہیں جو کہ کتاب کے صفحہ ۲۹۷ سے ۳۰۳ تک ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

نتیجہ اور فیصلہ آپ کے سامنے ہے کہ بقول مرزا صاحب کے کہ میں اہل سنت کے عقائد سے متفق ہوں مجھے ان کے اجماعی عقائد سے اتفاق ہے یہ بالکل دفع الوقتی ہے حالانکہ مرزا صاحب خود بھی اس کا اعتراف باین الفاظ بھی کر چکے ہیں:

﴿یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجے کی پیشگوئی ہے' جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں' کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل میں بھی اس کی مصدق ہے۔﴾ (ازالہ ص ۵۵۷)

ناظرین کرام! اتنے واضح اعتراف کے بعد پھر کسی بات سے منکر ہو جانا کوئی دیانتداری نہیں ہے؟ آخر دھوکہ' فراڈ اور نوسربازی کس چیز کا نام ہے؟ کیا اسی فاشی کے مسیح ہوتے ہیں؟

آنحضور ﷺ نے فرمایا لا دین لمن لا عہد لہ کہ (جس کا وعدہ نہیں اس کا کوئی دین نہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اوفو بالعقود مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا جی اپنی حلفیہ بات پر بھی قائم نہیں رہے۔ کیونکہ اس کے بعد وہ قدم قدم پر حیات مسیح کا انکار کرتے رہے۔ بلکہ اس مسلمہ عقیدہ کو کبھی عیسائیوں کی اختراع بتایا' کبھی اسے شرک بتایا اور کبھی باطل عقیدہ بتایا اور اس پر قرآن کریم کی تیس آیات کو شاہد بنایا' تمام صحابہ کرام اور اکابر کا اتفاقی عقیدہ بنایا۔ یاد رہے کہ مندرجہ بالا اقوال ۲ دسمبر ۱۸۹۱ء میں لکھے اسی میں انہوں نے حیات مسیح کا انکار کر کے خود دعویٰ مسیحیت بھی کر دیا مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ اس میں ۱۸۹۱ء کی مطبوعہ کتاب ازالہ اوہام میں یہ بھی لکھ دیا کہ عقیدہ حیات و وفات ایک ضمنی اور غیر اہم بات ہے (صفحہ ۱۴۰ ایضاً)

﴿میرا وہی دعویٰ ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں بلکہ وہی پرانا دعویٰ ہے جو کہ آج سے سات آٹھ سال قبل شائع کیا گیا تھا۔﴾ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

﴿اور اس کے بعد لکھ دیا میرا وہی مثل عام مسلمانوں کا عقیدہ کے تھا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ آئیں گے مجھے خدا نے اس عقیدہ سے پھیر دیا بار بار وحی کی کہ تو ہی مسیح موعود ہے' مگر میں نے توجہ نہ کی اور بارہ سال تک غافل ہی رہا ازاں بعد بڑے زور سے وحی آئی کہ تو ہی مسیح موعود ہے' تو ہی مسیح موعود ہے' تو یہ ذہول مجھ سے جاتا رہا لہذا میں نے یہ تسلیم کر لیا کہ مسیح موعود تو میں ہی ہوں۔ اب براہین جو کہ ۱۸۸۴ء کی تحریر ہے اس میں بارہ برس شامل کریں تو ۱۲+۱۴=۲۶ بنتے ہیں۔ لیکن مرزا جی نے اس سے قبل ۱۸۹۱ء میں دعویٰ بھی کر دیا۔﴾

﴿دوسری طرف مرزا جی نے یہ بھی لکھ دیا کہ خدا کی قسم میں خوب جانتا تھا کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے' لیکن میں نے اس حقیقت کو چھپائے رکھا کہ کوئی ترکیب سوچوں یا تاویل کروں' پھر میں نے سوچ و بچار کیا تو میں نے کشتی نوح اور براہین پنجم والی ترکیب سوچی کہ پہلے مجھے صفت مریمیت سے موصوف کیا گیا یعنی میں دو سال مریم بنا رہا اور مجھے دس مہینے حمل بھی رہا' پھر مریم سے عیسیٰ بن گیا (یہ کیا تماشا ہے) غرضیکہ اتنے پاپڑ بیل کر مجھے عیسیٰ بنایا گیا پھر بھی لوگوں نے اسے قبول نہ کیا پھر خدا نے مجھے عیسیٰ سے موسیٰ بنایا لیکن لوگ پھر بھی متنبہ نہ ہوئے' خدا نے پھر مجھے کرشن ہونے کا بھی پرزا لگا دیا' حتیٰ کہ جے سنگھ بہادر کا بھی پرزا لگا دیا مگر ان سارے پاپڑ بیلنے کے بعد بھی میں ناکام و نامراد ہی رہا حتیٰ کہ مجھے اقرار کرنا پڑا کہ:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہی اعلان کرتے کرتے ناکامی کا داغ لئے ہوئے اور نامرادی کے دور کے مروڑ ہی میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جی صاحب! اس بنتے بنانے کے دور میں آپ نے بہت سے روپ بدلے چنانچہ کسی جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ حیات مسیح کا مسئلہ سلف صالحین پر مخفی رہا یہ صرف مجھ ہی پر منکشف ہوا لہذا پہلے اکابر اس مسئلہ کی وضاحت میں مجبور ہیں دوسری جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ:

﴿سلف خلف کے لئے بطور وکیل ہوتے ہیں اور سلف کی شہادت خلف کو ماننا ہی پڑتی ہے۔﴾ (ازالہ اوہام ص ۴۷۳ تا ۴۷۵)

غرضیکہ وہی بات ہوئی کہ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی!

مرزا جی کی کوئی بات درست نہیں تلقی ہر بات میں

جھوٹ غلط بیانی تضاد تناقض ہیرا پھیری ہی ثابت ہوتی ہے اور اب اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ مرزا جی تو بوجہ مراقی ہونے کے بے اختیار تھے بہر حال افسوس تو ان کے پیچھے لگنے والوں پر ہے کہ ایسے مراقی آدمی کے کہنے پر اسلام کے نصوص اور متواتر عقیدہ سے انکار کر رہے ہیں اس پر وہ دلائل بھی دیتے ہیں جبکہ اس عقیدہ کا اعتراف ہی مجموعہ کذب و افترا اور جہالت و حماقت ہے۔

ناظرین کرام! جیسا کہ آپ مرزا صاحب کی تحریرات سے اس عقیدہ کی بے وقعتی سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر لی ہے اسی طرح (جناب کی دوسری بات کہ میں مدعی نبوت نہیں بلکہ مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں) وہ بھی اسی طرح بھول بھلیوں کا شکار اور قادیانی ہسٹریا اور قادیانی شٹل بازی کا مرقعہ ہے دیکھئے مرزا جی نے جیسے اس عقیدہ کو تسلیم کرنے میں سو قسم کی ہیرا پھیری سے لوگوں کے ذہن کو مخدوش کر دیا اسی طرح دوسرے مسئلے کو بھی بھول بھلیوں کا مرقعہ بنادیا۔ دیکھئے:

(۱) ﴿اس موقعہ پر مرزا صاحب نے مدعی نبوت کو کافر قرار دیا ہے اسی طرح کئی مقامات پر بھی اس حقیقت کا اعلان کیا حتی کہ اسی کتاب آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۵۳ پر صاف لکھا ہے ﴿اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والوں دشمن قرآن نہ ہو اور خاتم النبیین کے بعد نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے تم حاضر کئے جاؤ گے۔﴾ (مگر خود سب کچھ ہضم کر گئے نہ خدا کی شرم اور رسول ﷺ کا حیا سب کچھ ہی پی گئے)۔

(۲) ﴿یہ بھی کہا کہ اللہ نے ہی نبوت حضرت آدم سے شروع فرما کر سید کائنات ﷺ پر ختم کر دی۔﴾ (آئینہ کمالات ۳۲۰)

﴿حتی کہ آپ نے کسی قسم کی نبوت کی آمد چاہے وہ سابقہ نبوت کے مترادف بھی ہو وہ ختم نبوت کے منافی قرار دی۔ یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا بغیر کسی استثناء کے پھر کوئی اور نبی کس طرح آسکتا ہے؟﴾ (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰)

یہ بھی لکھا ﴿مجھے کیا مصیبت پڑی ہے کہ میں دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں میں جاملوں۔﴾ (حمامۃ البشریٰ)

یہ بھی کہا کہ ﴿خدا کے شایان شان نہیں کہ وہ پھر ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی اور نبی بھیج دے ایک دفعہ نبی بنانے کا سلسلہ منقطع کر کے دوبارہ نبی بنانا شروع کر دے۔﴾ (آئینہ کمالات ۳۷۷)

﴿یہ بھی حقیقۃ الوحی میں کہا کہ ﴿اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا نبی بھیجے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی کریم ﷺ کو پیدا فرمایا اور جو کہ خاتم الانبیاء اور ختم المرسلین ہیں۔﴾ (حقیقۃ الوحی ۱۴۱)

حتی کہ اس عقیدے کا اظہار میں ذرہ بھر گنجائش نہ چھوڑی جس کے نتیجہ میں مرزا بشیر الدین کے اور اس کی جماعت نے مرزا قادیانی کو ۱۹۰۱ء میں نبی مان لیا اور غلبہ حق نامی ایک کتاب لکھ ماری اور دوسری طرف لاہوری جماعت نے منکر رسالت ہونے کی بنا پر فتح حق نامی کتاب لکھ ماری غرضیکہ دونوں فریقوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر متضاد رنگ میں مرزا کی پوزیشن کو واضح کیا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا کیونکہ مرزا جی تو پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ:

﴿میری دعوت کی مشکلات میں سے وحی رسالت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے۔﴾ (براہین ص ۵۹ / ج ۵)

مرزا جی! اے خلق خدا سن لو! میرا دین اور مذہب سے کوئی واسطہ نہیں میں ملکہ برطانیہ کا پالتو ایجنٹ ہوں میری نبوت اور وحی اسی کے فیض کا نتیجہ ہے میں تو گورنمنٹ برطانیہ کے تحت مبعوث ہوا مجھ پر جبریل امین نہیں بلکہ بھانڈ قسم کے چند ولیلیں اور ولایتی فرشتے آتے رہتے ہیں وہ کبھی عربی میں کبھی اردو میں، کبھی انگریزی میں کبھی سنسکرت میں کبھی فارسی میں غرضیکہ ہر زبان میں کچھ نہ کچھ اول فول بکتے رہتے تھے جس کو مرزا جی وحی آسمانی کے برابر یقین کروالیتے۔

ناظرین کرام! ایک طرف آپ نے یہ سن لیا دوسری طرف یہ بھی دیکھئے کہ یہ ہے کتاب ایک غلطی کے ازالے کا پہلا صفحہ:

﴿اس میں آپ کے کس مدیر کی کہانی ہے کہ اس نے لوگوں کے سامنے کہہ دیا کہ ہمارے مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو مرزا جی اس پر برس پڑے کہ یہ جواب درست نہیں۔ دیکھو میری وحی﴾ (صفحہ ۴۹۸ میں)

یوں منقول ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ (اس وحی میں مجھے رسول کہہ کر پکارا گیا ہے) پھر انکار کیوں پھر لکھا محمد رسول اللہ (اس میں مجھے رسول کہہ کر پکارا گیا ہے) حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ خدا کی قسم جھوٹ کی کبھی نجات نہیں ہوگی مگر ہمارے مرزا صاحب قسم اٹھا کر جھوٹ بولتے ہیں پھر اس کا اور اس کے پیروکاروں کا کیا حال ہوگا؟! جس طرح مرزا جی نے پہلے دعویٰ نبوت سے بھی انکار کیا تھا اب نہایت دھڑلے اور بے باکی سے دعویٰ نبوت کا اعتراف ہو رہا ہے پھر اس وحی میں کوئی تقسیم بھی نہیں کہ یہ نبوت ظلی ہے یا بروزی بلکہ حقیقی ہے (افسوس صد افسوس)

باقی ص ۱۹ پر

قسط نمبر ۳

اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

انبیائے بنی اسرائیل سابقہ شریعت پر قائم تھے خود اپنی شریعت نہیں رکھتے تھے، گویا غیر تشریعی نبی تھے اور ان انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ صرف یہ کہ صاحب شریعت نبی نہیں آسکتے بلکہ غیر تشریعی انبیاء کی آمد بھی بند کر دی گئی، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس امت کو انبیاء کے بجائے خلفاء سے واسطہ پڑے گا۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کی "حسی" مثال بیان فرمائی، فرمایا:

ترجمہ "میرے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے بہت حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور اس پر عش عش کرنے لگے، اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں"۔ (صحیح بخاری ص ۵۰۱، ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۴۸، ج ۲)

یہ حدیث حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی مروی ہے۔

اس حدیث پاک میں حسی مثال سے سمجھایا کہ نبوت کے محل میں صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پر ہو چکی ہے اور قصر نبوت پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے، اب کسی اور نبی کی گنجائش ہی نہیں۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری مخلوق کی طرف مبعوث ہونا اور آپ کے ذریعہ سے انبیائے کرام کی آمد کا سلسلہ بند ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

ترجمہ "حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیائے کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔

۲۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔

۳۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔

۴۔ روئے زمین کو میرے لئے پاک کرنے والی چیز اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

۵۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۹۹، ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲)

۶۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے، جس میں پانچ خصائص کا ذکر ہے، اور اس کے آخر میں ہے:

ترجمہ "پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے"۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش نہیں، لہٰذا جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتا ہے، اور ایسا شخص دجال و کذاب ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دجالوں اور کذابوں کے ظہور کی پیش گوئی بھی فرمائی ہے:

۵۔ ترجمہ "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ (ابو داؤد ص ۲۲۸' ج ۲' ترمذی ص ۴۵' ج ۲)

یہ حدیث حضرت ثوبانؓ کے علاوہ گیارہ صحابہؓ سے مروی ہے' جن کو میں اپنے رسالہ "عقیدہ ختم نبوت" میں باحوالہ نقل کرچکا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری رہنے کے بجائے جھوٹے مدعیان نبوت کے ظہور کی اطلاع دی ہے' اور اس امت میں نبوت و رسالت کے انقطاع کی خبر دی ہے' چنانچہ حدیث مبارکہ ہے:

۶۔ ترجمہ": حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت و رسالت ختم ہوچکی ہے' پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی"۔

حافظ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس حدیث میں بروایت ابو یعلیٰ اتنا اضافہ نقل کیا ہے:

ترجمہ": لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ مومن کا خواب جو نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے"۔ (فتح الباری ص ۳۷۵' ج ۱۲)

یہ حدیث حضرت انسؓ کے علاوہ حضرت ابو ہریرہؓ" حضرت عائشہؓ" حضرت حذیفہ بن اسیدؓ" حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام کرز الکعبیہؓ سے بھی مروی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہوچکا ہے' لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مبشرات نبوت کی قسم نہیں بلکہ نبوت کا ایک جز ہے' اور سب جانتے ہیں کہ کسی چیز کے ایک جز کے پائے جانے سے وہ چیز متحقق نہیں ہوتی۔

بہر حال احادیث نبویہ کی رو سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اور اس امت کا آخری امت ہونا قطعی اور دو ٹوک ہے جس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہاں صرف چند احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے' احادیث کی پوری تفصیل میرے رسالہ "عقیدہ ختم نبوت" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اجماع امت

۱۔ اعلامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

ترجمہ": ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے"۔ (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

۱۲۔ حافظ ابن حزم اندلسیؒ کتاب الفصل فی الملل والنحل" میں لکھتے ہیں:

ترجمہ": جس شخص نے کسی انسان کو کہا کہ یہ اللہ ہے' یا یہ کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے' یا یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے' پس ایسے شخص کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں ہے"۔ (کتاب الفصل ص ۲۴۹۔۲۵۰' ج ۳)

۱۳۔ حافظ فضل اللہ تورپشتیؒ "معتمد فی المعتقد" میں مسئلہ ختم نبوت کی طویل وضاحت کے بعد لکھتے ہیں:

ترجمہ": بحمد اللہ! یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان اس سے زیادہ روشن ہے کہ اس کی تشریح و وضاحت کی ضرورت ہو۔ اتنی وضاحت بھی ہم نے قرآن کریم سے اندیشہ کی بنا پر کردی کہ مبادا کوئی زندیق کسی جاہل کو شبہ میں ڈالے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہوسکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی ایمان نہ رکھتا ہو' کیوں کہ اگر یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھتا۔

اور جن دلائل اور جس طریق تواتر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت ہمارے لئے ثابت ہوئی ہے' ٹھیک اسی درجہ کے تواتر سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا' اور

جس شخص کو اس ختم نبوت میں شک ہو' اسے خود رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی شک ہوگا' اور جو شخص یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوا تھا یا موجود ہے یا آئندہ کوئی نبی ہوگا' اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی ہو سکتا ہے' وہ کافر ہے"۔ (ص ۹۷)

۱۴..... حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

ترجمہ "پس بندوں پر اللہ کی رحمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کی طرف بھیجنا' پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کی تعظیم و تکریم میں سے یہ بات بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبی اور رسول علیہم السلام کو ختم کیا اور دین حنیف کو آپ کے لئے کامل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث متواترہ میں خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں تاکہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا' افترا پرداز' دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے' اگرچہ شعبدہ بازی کرے' اور قسم قسم کے جادو' طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے' اس لئے کہ یہ سب کا سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب (مدعی نبوت) کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال باردہ ظاہر کئے' جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم اور تمیز والا یہ سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت پر' یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کر دیئے جائیں گے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرما دے گا کہ علماء اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے"۔ (ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم ص ۴۹۴' ج ۳ مطبوعہ قاہرہ)

> ﴿جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں
> بلکہ حاصل ہو سکتی ہے ایسا شخص
> زندیق اور واجب القتل ہے۔﴾

۱۵..... علامہ سفارینی حنبلی "شرح عقیدہ سفارینی" میں لکھتے ہیں:

ترجمہ ": جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبوت حاصل ہو سکتی ہے وہ زندیق اور واجب القتل ہے کیوں کہ اس کا کلام و عقیدہ اس بات کو مقتضی ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں' اور یہ بات نص قرآن اور احادیث متواترہ کے خلاف ہے' جن سے قطعاً" ثابت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں"۔ (علیہم السلام)۔

۱۶..... علامہ زرقانیؒ "شرح مواہب" میں امام ابن حبانؒ سے نقل کرتے ہیں:

ترجمہ " یہ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں' بلکہ حاصل ہو سکتی' یا یہ کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے' ایسا شخص زندیق اور واجب القتل ہے' کیونکہ وہ قرآن کریم کی آیت "خاتم النبیین" کی تکذیب کرتا ہے"۔ (شرح المواہب اللدنیہ ص ۱۸۸ ج ۶ مطبوعہ ازھریہ مصر)

۱۷..... اور سید محمود آلوسی بغدادیؒ تفسیر "روح المعانی" میں آیت خاتم النبیین کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ترجمہ ": اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر قرآن ناطق ہے' جن کو سنت نے واشگاف کیا ہے اور جن پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اصرار کرے تو اسے قتل کیا جائے گا"۔ (روح المعانی ص ۴۱' ج ۲۲)

○

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے جملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس' جماعتی کام' خبریں' مراسلے آئندہ براہ راست اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

"شعبہ اخبار ختم نبوت" ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

جناب امتیاز بلوچ ٗفیصل آباد

ردّ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

میں اپنے سالانہ امتحان کی تیاری میں مصروف تھا اچانک ایک شخص نمودار ہوا اور عجیب و غریب باتیں کرنے لگا گو میری عمر اور فہم اتنا زیادہ نہ تھا مگر میں نے جان لیا کہ یہ شخص مسلمان کے پردے میں چھپا ہوا کوئی غیر مسلم ہے اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے قبل کہ وہ مزید کچھ کہتا میں نے اپنی کتابیں سمیٹیں اور چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہوا وہاں سے چل پڑا اس نے مجھے روکنے کی بہت کوشش کی مگر مجھے نہ رکنا تھا اور نہ رکا۔ جناب امتیاز بلوچ صاحب قادیانیوں کے ایک فریب سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ (ادارہ)

اس زمانے میں میری عمر لگ بھگ ۱۴۔۱۵ برس ہو گی' ٹھیک طرح سے یاد نہیں رہا۔ غالباً یہ ۱۹۸۸ء یا ۸۹ء کی بات ہے۔ سالانہ امتحانات کے دن تھے۔ انگریزی کے پرچے کی تیاری کے سلسلے میں گھر کے قریب واقع ایک باغ کے گوشے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک جانب سے ایک جوان عمر شخص نمودار ہوا اور میرے قریب بیٹھ گیا۔ مجھے سخت کوفت ہوئی' اگلے روز پرچہ تھا اور یہ صاحب ٹلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے' کچھ دیر تو خاموشی سے بیٹھے رہے' پھر مجھ سے مخاطب ہو کر نام پوچھا۔ میں نے بادل نخواستہ نام بتایا تو محلے کے بارے میں استفسار کیا۔ میں نے ایک جھنجلاہٹ کے عالم میں محلے کے بارے میں بتادیا۔ کوفت تو مجھ پر طاری ہو ہی چکی تھی۔ کتاب تہہ کر کے ایک جانب رکھ دی اور پوری طرح ان کی جانب متوجہ ہو گیا۔ ادھر ادھر کی باتوں کے بعد مجھ سے پوچھنے لگے کونسے فرقے سے تعلق رکھتے ہو۔ میری سمجھ میں ان کی بات نہ آئی تو وضاحت طلب نظروں سے ان کی طرف دیکھا۔ بولے تمہیں نہیں معلوم فرقہ کسے کہتے ہیں؟ میں نے نفی میں سر ہلایا تو مسکرانے لگے' پھر گویا ہوئے اچھا یہ بتاؤ نماز کیسے پڑھتے ہو' میں نے جواب دیا جیسے سب پڑھتے ہیں۔ پھر کہنے لگے اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں۔

فرقے کسے کہتے ہیں؟ نہ جانے وہ کتنی دیر تقریر کرتے رہے مگر میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ البتہ ان کی باتوں کے دوران سر ہلاتا رہا' جیسے ان کا ایک ایک لفظ میری سمجھ میں آرہا ہے۔

فرقوں کی وضاحت کر چکے تو پھر ان کی مخالفت میں بولنے لگے۔ اس دوران میری ناقص عقل میں صرف یہی بات سمائی کہ فرقے بہت بری چیز ہوتے ہیں۔ اور یہ آدمی بہت اچھا ہے جو ان سے نفرت کرتا ہے۔ سچ پوچھئے تو اس شخص کے لب و لہجے اور پڑھے لکھے انداز گفتگو سے اب پہلے والی جھنجلاہٹ اور اکتاہٹ باقی نہیں رہی تھی۔ اور میں اس کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا۔ فرقوں کے بعد مولویوں اور علماء کو بے نقط سناتا رہا۔ کہنے لگا ان مولویوں نے اسلام کی شکل بگاڑ دی ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ بہت دیر بولتا رہا' مگر اس کا انداز اتنا دلکش تھا کہ میں پوری طرح ہمہ تن گوش تھا۔ اچانک اس نے اپنی باتوں کا رخ نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کی جانب موڑ دیا اور ان کے بارے میں عجیب و غریب باتیں کرنے لگے۔ گو میری عمر اور فہم اتنا زیادہ نہ تھا مگر میں نے جان لیا کہ یہ شخص مسلمان کے پردے میں چھپا ہوا کوئی غیر مسلم ہے اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے قبل کہ وہ مزید کچھ کہتا میں نے اپنی کتابیں سمیٹیں اور چبھتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہوا وہاں سے چل پڑا۔ اس نے مجھے روکنے کی بہت کوشش کی مگر مجھے نہ رکنا تھا نہ رکا۔

گھر واپس آکر میں عجیب مخمصے میں گرفتار ہو گیا۔ بہت دیر سوچتا رہا مگر کچھ سمجھ نہ آتا تھا کہ وہ آدمی کون تھا؟ اور ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا؟ جب مجھ سے یہ معاملہ نہ سلجھا تو چند دوستوں سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی لاچاری ظاہر کی مگر پھر ایک ایسا اللہ کا بندہ مل گیا جس نے چٹکیوں میں یہ مسئلہ حل کر دیا۔ کہنے لگا وہ آدمی قادیانی تھا اور اپنے آپ کو مسلمان بلکہ برگزیدہ مسلمان ظاہر کر کے تمہارے ایمان میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔

اس آدمی نے مزید بتایا کہ قادیانیوں نے اپنے تربیت یافتہ گماشتے خاص اس مقصد کے لئے چھوڑ رکھے ہیں کہ وہ کم عمر مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کریں' یہ لوگ پہلے تو اسلام کی حقانیت کے بارے میں بڑے مؤثر طریقے سے دلائل دیتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ مسئلہ نبوت کی طرف آتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں بڑے عجیب و غریب نظریات پیش کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کو بطور نبی اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ نوجوان اور کم عمر مخاطب کشمکش و پیچ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس دوران قادیانی مبلغ ایسے ایسے سبز باغ دکھاتا ہے کہ وہ ان کی ذات میں دلچسپی لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک ملاقات کے بعد دوسری ملاقات کے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ نوجوان مسلمانوں کو قادیانی بنالیا جائے۔

آج میں عمر کی تیس بہاریں دیکھ چکا ہوں اور خوش قسمتی سے ایسے ادارے کے ساتھ وابستہ ہوں جس کے بانی نے اپنی تمام عمر قادیانیت کے خلاف لڑتے ہوئے گزاری ہے۔ میری مراد مولانا عبدالرحیم اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ اس ادارے میں مجھے رد قادیانیت پر بہت سی کتابیں پڑھنے اور علماء کی مجالس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں اب جاکر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قادیانی ایک گمراہ فرقہ ہی نہیں ایک منظم تحریک ہے۔ یہ تحریک گزشتہ کچھ عرصے سے اگرچہ زیر زمین ہے مگر اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہمہ تن مصروف عمل ہے۔ ان کا جال قادیان' ربوہ سے لے کر برطانیہ اور کئی دوسرے ممالک تک پھیل چکا ہے اور ہر قادیانی تن من دھن سے اپنی تحریک کی خاطر قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ڈش انٹینا کی مدد سے قادیانی تبلیغ دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے۔ گھر گھر تو انہوں نے ڈش انٹینا ان چار دیواریوں میں بھی نصب کر رکھے ہیں جنہیں یہ مساجد کا نام دیتے ہیں۔ (نعوذباللہ)

قادیانی دیگر غیر مسلم اقوام کی نسبت اس لئے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو تو ان کے عقائد تک کا علم ہی نہیں اور وہ انہیں اپنے جیسا مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے اس بھولپن سے یہ لوگ بے انتہا فائدہ اٹھاتے ہیں اور سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو آسانی سے گمراہ کرلیتے ہیں۔

قادیانی اور ان کی تحریک کبھی نہ پھلتی پھولتی اگر ہم مسلمانوں میں دینی شعور بدرجہ اتم موجود ہوتا۔ ہماری کم علمی' دین سے عملاً بیگانگی کا ان لوگوں نے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ فرض کیجئے کوئی قادیانی کسی ایسے مسلمان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے جو دین کے ساتھ کماحقہ وابستگی رکھتا ہے اور شعائر اسلام سے بھی بخوبی آگاہ ہے تو وہ اس قادیانی کا منہ توڑ کر رکھ دے گا۔ مگر وہی قادیانی اگر جا پکڑے کسی ایسے نوجوان یا دین سے بیگانہ کسی دوسرے مسلمان کو تو اس کے لئے اپنا مطلب نکالنا بہت آسان ہو جائے گا۔

مولانا عبدالرحیم اشرف مرحوم نے اپنی تصنیف ﴿قادیانی غیر مسلم کیوں؟﴾ میں عارف باللہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کا ایک قول نقل کیا ہے مرحوم لکھتے ہیں:

﴿نبوت ایک ایسا عظیم المرتبت منصب ہے کہ اس سے انسانوں کے دو انتہائی طبقے کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ سچا نبی اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے ناقابل تصور حد تک رفیع المنزلت اور مستحق اکرام ہوتا ہے۔ اور جھوٹا نبی اسی نسبت سے پست' ذلیل اور مستحق نفرت۔﴾

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے شر سے آگاہ ہے' ان کے نزدیک یہ شخص دنیا کا ذلیل ترین اور قابل نفرت شخص ہے۔ مگر اسے اسلامیان عالم کی بدقسمتی کہئے یا کچھ اور کہ دنیائے اسلام کا ایک بہت بڑا طبقہ ابھی تک نہ تو اس فتنے سے آگاہ ہے اور نہ ہی اس کی شر انگیزیوں کے سامنے ڈھال بننے کے قابل ہے۔ کذب و غلط بیانی' منافقت اور ڈھٹائی میں قادیانی اپنی مثال آپ ہیں۔

ایک بات میرے لئے اب بھی اچنبھے کی بات ہے' وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو مذہب قادیانی کی بنیاد انگریزوں کی خوشنودی اور ان سے ہر طرح کے فوائد حاصل کرنے کے لئے رکھی۔ اس مقصد کے لئے اسے انگریزوں سے ہر سطح پر مالی و اخلاقی امداد بھی ملی۔ تحفظ بھی ملا اور مراعات بھی' اسے اتنا نوازا گیا کہ اس نے خود کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کی عمر بھر کی تحریریں گواہ ہیں کہ اس نے قادیانیت کے فروغ اور اسلام کے رد میں جو کچھ بھی کیا' انگریزوں کی خوشنودی کے لئے کیا۔ اس دوران اس کے گرد قادیانیوں کے نام پر جو لوگ اکٹھے ہوئے ان کا شمار بھی مطلب پرستوں اور ابن الوقتوں میں کیا جاتا ہے۔ قادیانیت کی بنیادوں میں جو اینٹیں استعمال کی گئی تھیں ان میں مضبوطی اور پائیداری تو نام کو بھی نہ تھی۔ یہ بنیادیں اس قدر

کمزور تھیں کہ اس پر ایک مذہب کی عمارت کھڑی کی ہی نہیں جاسکتی تھی۔ پھر مرزا کے پیروکار جھوٹ کے اس سیلاب میں کیوں بہہ گئے۔ ان پیروکاروں میں پڑھے لکھے لوگوں کا ایک بہت بڑا طبقہ موجود ہے اور معاشی لحاظ سے بھی خاصا آسودہ ہے۔ ایسے لوگ اگر قادیانی مذہب کی حقیقت کو جذباتی انداز سے دیکھنے کے بجائے غیر جذباتی اور عقلی انداز میں دیکھیں تو ان پر حقیقت بڑی آسانی کے ساتھ منکشف ہو سکتی ہے کہ اس مذہب کی نہ تو کوئی بنیاد ہے اور نہ سر پیر۔ اس کا وجود تو محض انگریزوں اور دنیاوی مفادات کا مرہون منت ہے۔ یہ دراصل ایک ایسے شخص کا کارنامہ ہے جس نے صرف دنیاوی منفعت کے لئے اپنے اصل دین اسلام کو تج کر ایک ایسے مذہب کی بنیاد رکھی جو نہ صرف انگریزی حکومت کے لئے سود مند تھا بلکہ خود مرزا صاحب کے لئے بھی سونے کی کان ثابت ہوا۔

ایمان بیچ کر آپ بہت کچھ خرید سکتے ہیں۔ آپ کو ایسے بہت سے لوگ مل جائیں گے جو آپ کے ایمان کی منہ مانگی قیمت دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس کے لئے آپ کو صرف اتنا کرنا ہوگا کہ ہم اپنے مذہبوں کو اس طرح کا نقصان پہنچائیں کہ اس کا براہ راست فائدہ ان لوگوں کو پہنچے جو آپ کے دین یا مذہب سے شدید بغض رکھتے ہوں اور اسے نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہوں۔ سو مرزا نے بھی اسی قسم کا سودا انگریزوں کے ساتھ کیا اور اس کے بدلے میں اسے جس طرح نوازا گیا وہ آج تاریخ کا حصہ ہے۔

آج مرزا تو اس دنیا میں موجود نہیں مگر اس کے خلفاء اور دیگر پیروکار اپنے مذہب اور اسلام کا تقابلی جائزہ لیں تو ان پر یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ ان دونوں مذاہب میں بعد المشرقین ہے۔ وہ جان لیں گے کہ اسلام ایک عالمگیر اور آفاقی دین ہے جب کہ قادیانیت محض ایک شخص کی حرص و ہوس کا نتیجہ ہے۔ لالچ اور طمع کا شکار یہ شخص زیادہ سے زیادہ ایک کلرک بننے کے قابل تھا اور بن بیٹھا نبی۔ اس کی قسمت اچھی تھی کہ اس نے یہ دعویٰ اس وقت کیا جب اسے نہ صرف انگریزوں کا تحفظ حاصل تھا بلکہ ہندو بھی اس لحاظ سے خوش تھے کہ اس طرح مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوگا۔ رہے مسلمان تو ان کی جو حالت اس وقت تھی اس سے کون واقف نہیں۔ مرزا صاحب اگر قیام پاکستان کے بعد قادیان کی بجائے ربوہ میں دعویٰ نبوت کرتے تو ان کا عبرتناک حشر ہوتا اور لوگ اس خود کاشتہ پودے کو جڑ سے ہی اکھاڑ پھینکتے۔

قادیانیت کے فروغ کو روکنے کے لئے ہمارے علماء نے بھی اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کیں۔ سوائے ان معدودے چند علماء کے جنہوں نے اس فتنے کے خلاف کتابیں لکھیں۔ مناظرے کئے اور انہیں راہ راست پر لانے کے لئے کوششیں کیں۔ اگر علماء دین کی کوششیں تسلسل کے ساتھ جاری رہتیں تو آج بہت سے قادیانی راہ راست پر آچکے ہوتے۔ علماء دین کی یہ کل بھی ذمہ داری تھی اور آج بھی ہے کہ وہ ایک طرف تو قادیانیت کے فروغ کے راستے میں دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں اور دوسری طرف تبلیغ کا ایک منظم اور مربوط سلسلہ شروع کریں تاکہ قادیانی اپنا رخ اسلام کی طرف پھیر لیں۔ اور ایک جھوٹے اور بے بنیاد مذہب سے ان کی جان آزاد ہو۔ اس کے علاوہ عامۃ الناس میں سے پڑھے لکھے وہ لوگ جو دین کو سمجھتے ہیں اور مبلغانہ اوصاف کے حامل ہیں اس کام کے لئے آگے آئیں اور بیسویں صدی کے اس ذلیل ترین فتنے کے خاتمے کے لئے اپنی بہترین کوششیں بروئے کار لائیں۔

○

بقیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا سدباب

صدیقی' اور مولانا نذر عثمانی کی حکمت عملی کی وجہ سے حالات نے پلٹا کھایا اور مولانا فیض اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کو ساتھ لے کر کمشنر' ڈی سی' ڈی آئی جی' ایس پی صاحبان سے ملے حالات گوش گزار کئے ادھر جھڈو ٹنڈو جان محمد نوکوٹ' مفضل بھمبر' نفیس نگر نبی سرور کی مسلسل ہڑتال نے پوری انتظامیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ بالآخر ۲۱ قادیانیوں کے خلاف ۲۹۵ اے' ۲۹۵ بی' ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج ہوا اور پندرہ قادیانی گرفتار ہوئے۔

آخر میں' میں تمام مسلمانوں سے درخواست کروں گا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ کام کریں تاکہ یہ دشمن اسلام اور دشمن ملک فتنہ جہنم رسید ہو جائے۔

☆☆

سالانہ ختم نبوّت کانفرنس بہاولپور

ایک جامع رپورٹ

> پاکستان کے استحکام' قبلہ اول کی یہودیوں کے پنجہ سے آزادی' کشمیریوں کی فتح و کامیابی' طالبان کی سلامتی' افغانستان' پاکستان میں اسلامی شریعت کے مکمل نفاذ' اسلام کی سربلندی اور اتحاد بین المسلمین کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے دور دراز کا سفر طے کر کے گئی رات تک علماً کرام کے بیانات سنے اور ہر قسم کی قربانی و امداد کا حلف دیا .... (مدیر)

حکیم محمد عبدالستار اختر

مورخہ ۱۵/۱۶ ستمبر ۱۹۹۸ء کی درمیانی شب کو بعد نماز عشاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ کانفرنس زیر صدارت حاجی سیف الرحمن امیر ضلع بہاولپور' مرکزی جامع مسجد الصادق میں منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت اقدس علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو دامت برکاتہم العالیہ تھے۔ حضرت اقدس مخدوم المشائخ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ بوجہ علالت شرکت نہ فرماسکے۔ کارروائی اجلاس تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ متعدد مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ دیگر علماً کرام و خطبا نے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جنہوں نے امام الانبیاً ختم المرسلین ﷺ کی سیرت طیبہ اور مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل روشنی ڈالی مگر اس کانفرنس میں اہم خطابات حضرت مولانا محمد احمد حنش صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان' حضرت اقدس مولانا فضل الرحمن درخواستی مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ عربیہ تجوید القرآن خانقاہ شریف ضلع بہاولپور' حضرت اقدس مناظر اسلام شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ العالی اور آخری بیان خطیب بے بدل حضرت اقدس علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو دامت برکاتہم العالیہ کا ہوا۔ کانفرنس پونے دو بجے شب حضرت علامہ صاحب کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ جس میں پاکستان کے استحکام' قبلہ اول کی یہودیوں کے پنجہ سے آزادی' کشمیریوں کی فتح و کامیابی' طالبان کی سلامتی' افغانستان' پاکستان میں اسلامی شریعت کے مکمل نفاذ' اسلام کی سربلندی اور اتحاد بین المسلمین کے لئے دعائیں کی گئیں۔ ہزاروں سامعین کے مجمع نے حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود دامت برکاتہم العالیہ کے روبرو اللہ رب العزت سے اپنی سابقہ معصیت' سستی و کاہلی سے توبہ کی اور ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مرزائیوں کی سرکوبی' ملک میں آئین شریعت کے نفاذ اور حرکت المجاہدین کے ساتھ مل کر کشمیر و فلسطین اور افغانستان کی مکمل آزادی اور اللہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی واحدانیت' جناب امام الانبیاً نبی اکرم ﷺ کی صحیح اور سچے دل سے اتباع اور صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو آئندہ رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ کے مطابق ڈھالنے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلام کا قلعہ بنانے کا عہد کیا۔ مزید برآں حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے دور دراز کا سفر طے کر کے گئی رات تک علماً کرام کے بیانات سنے اور ہر قسم کی قربانی و امداد کا حلف دیا۔ کانفرنس میں جملہ مقررین نے اپنے اپنے خطابات کے دوران حسب ذیل قراردادیں بھی منظور کرائیں اور حکومت سے اپیل کی کہ ان قراردادوں کو عملی جامہ پہنا کر پاکستان کو مستحکم اور مثالی اسلامی ریاست بنایا جائے۔ تاکہ وطن عزیز خوشحال ہو اور فلاح پائے۔

قراردادیں:

ا۔ حضرت مولانا احمد حنش صاحب نے اپنے خطاب میں یہ باور کیا کہ مرزائی اسلام اور پاکستان کے دشمن اور غدار ہیں' مرزا غلام احمد قادیانی لعین نے تخت و تاج ختم نبوت پر قدغن لگا کر اور قرآن مجید و حدیث کی تحریف کر کے اپنی کذب بیانی سے جھوٹی نبوت کی دکان سجانے کے لئے انگریزی سلطنت کو خدا کی رحمت قرار دیا۔ انگریزوں کی مدح سرائی کی' ان کی غلامی کو عین فرض قرار دیا اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز سرکار ملکہ برطانیہ 'ملکہ قیصرہ ہند' کی اطاعت و

فرمانبرداری کو اپنی جماعت کے لئے لازمی فرض قرار دیا۔ جس کی روشنی میں آج مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر اپنے آقا کی جھولی میں بیٹھ کر برطانیہ سے پاکستان اور آئین پاکستان کے خلاف بکواس کر رہا ہے۔ لہٰذا حکومت سے اپیل کی کہ وہ فوراً حکومت برطانیہ سے سفارتی سطح پر یا انٹرپول کے ذریعہ اسے واپس بلا کر پاکستان کی غداری اور تخریب کاری کے ضمن میں بغیر کسی تاخیر کے اسے موت کی سزا دی جائے تاکہ پاکستان اندرونی و بیرونی خلفشار اور تخریب کاری سے محفوظ ہو جائے۔

۲۔ حضرت مولانا فضل الرحمن نے اپنے بیان کے دوران مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ فرقہ ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائی نہ صرف اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں بلکہ ان کا مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے بیان کے مطابق مسلمانوں سے الگ ہے اور وہ جمہور مسلمانان کو جنہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا کافر بلکہ پکے کافر' کنجریوں کی اولاد اور خنزیر کتا تھا اور جمہور مسلمانوں سے ہر قسم کے روابط سے منع کرتا تھا۔ اور اس پر آج تک مرزا طاہر اور تمام مرزائی قائم ہیں کیونکہ یہ ان کے ایمان کی شرط ہے' اس وجہ سے تمام مرزائی (قادیانی' لاہوری) جمہور آئمہ عظام محدثین و مفسرین کرام کی رو سے کافر' کذاب و دجال ہیں۔ ان کے (مرزائیوں) ان عقائد اور مسلمانوں کے خلاف خرافات بکنے اور انبیاؑ والمرسلین کرام کی توہین کرنے کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ کئی دیگر مسلم ممالک میں ان کو کافر قرار دیا ہے۔ اور اس کی توثیق پاکستان و بیرون پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی کر دی ہے اس لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں کے ہر قول و فعل کا نوٹس لے۔ ان کی تخریب کاریوں کا نوٹس لے اور اس پر کڑی نظر رکھے اور تمام مرزائیوں کو سول اور فوج کی کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کرے۔

۳۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے حکومت کو اپنے بیان میں باور کرایا کہ ان کو بھاری اکثریت کا مینڈیٹ حاصل ہے لہٰذا وہ فوراً اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو بروئے کار لا کر پاکستان میں نفاذ شریعت کے اعلان کے ساتھ حدود آرڈی نینس اور اسلامی سول لاز کو لاگو کرے۔ ۱۹۵۶ء کے آئین میں ۲۲ علماؑ کے اسلامی نکات اور پاکستان کے آئین مجریہ ۱۹۷۳ء میں شامل تمام اسلامی دفعات کو دیوانی و فوجداری عدالت ہائے بشمول ہائی و سپریم کورٹس میں حتمی قرار دے۔ عدلیہ کو خود مختار ادارہ قرار دے' اسے انتظامیہ اور ممبران اسمبلی کے دباؤ سے پاک کرے' نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کو موت کی سزا سرعام دے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ ابوالحسن یوسف علی کذاب جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ریکارڈ پر ثابت شدہ ہے اور وہ آج کل جیل میں ہے اس کو فوراً بلا تاخیر موت کی سزا دے جو عدالت ان کیس کی سماعت میں تاخیر کر رہی ہے۔ اس کے جج کو فوراً معزول کرے' اسی طرح تحصیل شکر گڑھ کے گاؤں میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا فوراً نوٹس لے کر اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم پاکستان جناب میاں محمد نواز شریف صاحب سے مطالبہ کیا گیا کہ جس طرح انہوں نے بیک جنبش صدر کے اختیارات محدود کر کے اور جمعہ کی تعطیل کو ختم کیا ہے۔ اسی طرح بیک قلم جمعہ کی تعطیل کو بحال کیا جائے اور ملک میں فحاشی' عریانی' قمار بازی اور تخریب کاری کو ختم کرنے کے لئے مثبت کردار ادا کرے اور اس کے ساتھ ہی صدر پاکستان سے اپیل کی کہ وہ اس کو حتمی بنائے۔

۴۔ حضرت اقدس علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ العالیہ نے اپنے بیان سے تمام سامعین کے ایمان کو گرمایا اور سب مسلمانوں سے حلف لیا کہ وہ اپنے سابقہ گناہوں اور سستی و غفلت کی معافی مانگیں اور اپنی کوتاہیوں اور غفلت کی پاداش میں ملک میں فحاشی' عریانی' تخریب کاری' قمار بازی' قتل و غارت عام ہو گئی ہے' اس کو ختم کرنے کے لئے میدان عمل میں نکلیں اور ان کے خلاف جہاد کریں اور معاشرہ کو ان برائیوں سے پاک کریں اور حسن اخلاق کو سنوارنے' وطن عزیز کو فلاحی مملکت بنانے اور ملک میں آئین شریعت کے نفاذ کے لئے اپنی کوششوں کو بروئے کار لانے کے لئے میدان عمل میں نکلیں' شرک و بدعت سے توبہ کریں' مواحد بنیں' حضور نبی اکرم ﷺ کی ہر ہر سنت پر عمل پیرا ہونے کے لئے اصحاب رسول اکرم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر اپنی آئندہ زندگی گزاریں۔ تمام مسلمان طالبان کے ساتھ حتی المقدور شانہ بشانہ کام کریں اور اسلام کی سربلندی' آئین شریعت کے نفاذ کے لئے جمعیت علماؑ اسلام کے ساتھ مل کر کام کریں۔ جہادی تحریکات کی ہر طرح' ہر ممکن امداد کریں تاکہ جہاد افغانستان و جہاد کشمیر کے مجاہدین کو ادویات' خوراک و لباس فراہم کیا جا سکے۔ مزید برآں وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان قراردادوں پر حتمی طور پر عمل کریں اور اپنی کابینہ اور سیکریٹریٹ کو مرزائیوں سے پاک کریں۔ ٹی وی سے فحاشی کے پروگرام بند کر کے اسلام کی ترویج و ترقی اور ملک کی فلاح و بہبود کے لئے درس اور پروگرام نشر کریں۔

☆☆☆☆☆

مولانا عبدالعزیز جتوئی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عظیم اجتماع میں منظور ہونے والی قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام دوروزہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس زیر صدارت شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوئی' جس میں حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا شفیق الرحمن درخواستی' مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا حفیظ الرحمن' مولانا نورالحق' مولانا عبدالواحد' مولانا عبدالباقی اور مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی نے سیرت النبی ﷺ اور رد قادیانیت پر مفصل خطابات کئے کانفرنس کے اختتام پر درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کا ایک عظیم اجتماع ہوا جس میں درج ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا یہ عظیم الشان اجتماع امریکہ کی اُمارت اسلامیہ افغانستان اور اسلامی ملک سوڈان میں کروز میزائلوں سے مسلمانوں پر حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے جس سے معصوم شہریوں کی بہت بڑی تعداد ہلاکت و تباہی کی لپیٹ میں آئی۔ اس درندگی کے جواز کے لئے اپنی ملازمہ کے جنسی اسکینڈل میں گھرے ہوئے رسوائے زمانہ امریکی صدر نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ اقدام دہشت گردی کے خلاف ہے۔ حالانکہ سارا جہان جانتا ہے کہ امریکہ خود سب سے بڑا عالمی دہشت گرد ہے۔ دنیا کے بدترین دہشت گرد کا یہ کہنا کہ ہمارا یہ اقدام دہشت گردی کے خلاف ہے۔ مضحکہ خیز ہے' امریکہ اور اس کے ایجنٹوں اور گماشتوں کو یہ درد ہے کہ :

پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیوں کئے۔

۲...... اس صدی میں جہاد کا احیا' عالم کفر کی نیندیں حرام کئے ہوئے ہے۔ اگرچہ انگریز ملعون نے اپنے خود کاشتہ پودے قادیانی لعین کے ذریعے جہاد کو ممنوع قرار دلایا تھا لیکن دست قدرت نے اسلام دشمنوں کا منہ کالا کردیا۔

۳...... امریکہ کو اس کا درد ہے کہ افغانستان اور روس کی جنگ میں مسلمان بحیثیت فاتح کیوں ابھرا ہے؟ مسلمان اور فاتح بذریعہ جہاد! یہ وہ درد ہے جو امریکہ کے لئے کسی حال میں قابل برداشت نہیں۔

۴...... افغانستان میں طالبان کے ذریعے مکمل اسلامی نظام کا نفاذ پورے عالم کفر کے لئے عموماً اور امریکہ کے لئے خصوصاً سوہان روح بنا ہوا ہے۔

۵...... امریکہ کو یہ درد کھائے جارہا ہے کہ اب پاکستان میں اور دنیا کے دیگر اسلامی ملکوں میں اسلامی جماعتیں اور تحریکیں زور پکڑ جائیں گی جس سے اسے خطرہ ہے کہ ان ممالک میں اسلامی نظام نہ قائم ہو جائے۔

علاوہ ازیں اسلامی تحریکوں کا زور پکڑنا خود امریکہ اور اس کے نظام کفر کے لئے موت کا پیغام ہے۔ مسئلہ دہشت گردی اور اس کے انسداد کا نہیں یہ وہ اندرونی روگ ہے جس نے عالمی دہشت گرد امریکہ کو اس غنڈہ گردی اور سفاکیت پر آمادہ کیا ہے یہ اجتماع امریکی سفاکی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس توہین رسالت قانون کو عین حق قرار دیتے ہوئے پاکستان کی تمام اقلیتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان میں رہتے ہوئے اسلام کے قوانین اور پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کریں کیونکہ یہ قانون کسی اقلیت کے خلاف نہیں بلکہ انبیا کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کے لئے ہے۔ اس لئے تمام اقلیتیں اس قانون کا احترام کرتے ہوئے کسی ایسی حرکت کے مرتکب نہ ہوں جس سے مسلمانوں اور اقلیتوں کے درمیان تصادم پیدا ہو۔ یہ اجلاس عیسائیوں کی جانب سے توہین رسالت قانون کی منسوخی کے مطالبہ کو نہ صرف ناجائز سمجھتا ہے بلکہ اس کو عیسائیوں کی جانب سے حضور اکرم ﷺ کی توہین کی اجازت طلب کرنا سمجھتا ہے اور ایسی اجازت مسلمان ملکوں میں ممکن نہیں اس سے پہلے کہ حضور اکرم ﷺ کی عظمت کے لئے اپنی جانیں قربان کریں اور اقلیتوں کے خلاف میدان عمل میں اتریں تمام اقلیتوں کو اس مطالبہ سے دستبردار ہو جانا چاہئے۔ بصورت دیگر حالات کی تمام ذمہ داری اقلیتوں پر ہوگی۔ یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ عیسائیوں کو اکسانے کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے کیونکہ قادیانیوں کی کتابوں میں سب سے زیادہ انبیا کرام

علیہم السلام کی توہین کی گئی ہے یہ اجلاس عیسائیوں کو متنبہ کرتا ہے کہ اس قانون کو ختم کرے اور آئندہ کے لئے پاکستان اور عالم اسلام کے مذہبی معاملات میں (مداخلت کا معاملہ ختم کرے) بصورت دیگر عالم اسلام مجبور ہوگا کہ وہ متحد ہو کر امریکہ اور مغرب کی اسلام دشمنی کے خلاف لائحہ عمل تیار کرے۔

(۳) یہ اجلاس پاکستان کی جانب سے اپنے دفاع اور تحفظ کے لئے ایٹمی دھماکہ کرنے کے عمل کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے قوم سے اپیل کرتا ہے کہ اس ایٹمی دھماکہ کے بعد امریکہ اور مغرب کی جانب سے جو بے جا پابندیاں عائد کی جارہی ہیں اس کے بھرپور دفاع کے لئے قوم متحد ہو جائے اور سادگی اختیار کرتے ہوئے غیر ملکی امداد پر انحصار ختم کردے اور ملک کے دفاع کے لئے ہر ممکن تعاون کرے' یہ اجلاس ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور دیگر شریک کار انجینئروں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اس سلسلہ میں مرزا طاہر کی جانب سے ڈاکٹر عبدالسلام اور قادیانی انجینئروں کو اس کا کریڈٹ دینے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا کہ قادیانیوں کی جانب سے ملک کو ایٹمی طاقت بننے سے روکنے اور امریکہ کو ایٹمی راز فراہم کرنے کے حقائق کو طشت ازبام کرکے مرزا طاہر اور قادیانیوں کے جھوٹے پروپیگنڈہ کا جواب دیا جائے۔ یہ اجلاس وزیراعظم نواز شریف سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتخابات سے قبل وعدہ کے مطابق فوری طور پر ملک میں اسلامی نظام نافذ کریں تاکہ ایٹمی قوت بن جانے کے بعد ملک اپنے صحیح مقصد اور منزل کی طرف گامزن ہو یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اتوار کی چھٹی ختم کرکے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے ملک سے سودی نظام کو ختم کیا جائے اور عملی طور پر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

(۴) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں قادیانیوں کو حساس اور کلیدی عہدوں سے فوری طور پر برطرف کیا جائے خاص کر قادیانی وکیل مجیب الرحمن کو جو احتساب سیل میں وکیل مقرر کیا ہے اس کو الگ کیا جائے تاکہ احتساب کے عمل کے ذریعہ قادیانی مسلمانوں کو بلیک میل نہ کرسکیں اسی طرح یو بی ایل سے کنور ادریس کو برطرف کیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس طالبان حکومت کی جانب سے افغانستان میں شرعی نظام کے نفاذ کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دیگر متحارب گروپوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے طالبان سے جنگ بند کردیں یہ اجلاس طالبان کے جہاد کو شرعی جہاد تصور کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ طالبان کی ہر ممکن مدد کریں اور دنیا میں اسلامی مملکت کے قیام کی راہ ہموار کریں۔ یہ اجلاس امریکہ مغرب اور اقوام متحدہ کی جانب سے طالبان کے ساتھ امتیازی سلوک کی مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر طالبان کی حکومت کو تسلیم کریں اور اقوام متحدہ میں اس کو نمائندگی دیں۔

(۶) یہ اجلاس ہندوستان کی جانب سے کشمیری مسلمانوں کی تحریک آزادی کو فوج کے ذریعے دبانے اور نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر کا مسئلہ حل کرے۔ یہ اجلاس بھارت کی جانب سے موجودہ سرحدی جھڑپوں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ان جھڑپوں کو بند کرکے کشمیریوں پر مظالم بند کئے جائیں یہ اجلاس عالم اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھارت کو اس ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے سفارتی ذرائع اختیار کریں اور اس پر دباؤ ڈالیں۔ یہ اجلاس بھارت کی انتہا پسند ہندو حکومت کی جانب سے ہندوستان کی مساجد خاص کر بابری مسجد کے سلسلہ میں جارحانہ رویہ کی مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت کے فیصلہ کے مطابق بابری مسجد کی تعمیر کی جائے۔

(۷) یہ اجلاس کوسوو میں سربوں کی جانب سے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر کوسوو میں مظالم بند کرائے یہ اجلاس عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر کوسوو کے مسلمانوں کی عملی امداد کریں اور سرب کو جنگ کے ذریعہ کوسوو کو تباہ کرنے سے باز رکھیں۔

(۸) یہ اجلاس فلسطین' برما اور چیچنیا کے مسلمانوں پر اسرائیل' برما حکومت اور چیچنیا کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان مسلمانوں پر مظالم بند کرکے ان کو آزادی دی جائے اور قبلہ اول کو مسلمانوں کے حوالہ کیا جائے۔

(۹) یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے مسلمان رہنما عبدالرحمن مصری کی ناجائز گرفتاری اور جیل میں انسانیت سوز سلوک کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر عبدالرحمن مصری کو رہا کرے اور ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک پر مسلمانوں سے معافی مانگے۔ اس طرح امریکہ کی جانب سے اسامہ بن لادن کی گرفتاری کی کوششوں کو مذمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ایمل کانسی کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۱۰) یہ اجلاس امریکہ اور مغرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جزیرۃ العرب سے اپنی فوج واپس بلائے اور

اس علاقہ میں بلاوجہ اپنی فوجوں میں اضافہ نہ کرے بصورت دیگر مسلمان یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ امریکہ حرمین شریفین پر تسلط کے یہودی خواب کے لئے راہ ہموار کر رہا ہے جس کی مسلمان کسی صورت میں اجازت نہیں دیں گے اس سلسلہ میں یہ اجلاس امام حرم مدینہ شیخ علی عبدالرحمن الحذیفی کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے خادم الحرمین الشریفین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق جزیرۃ العرب سے ان افواج کو واپسی کا حکم جاری کریں۔

(۱۱) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حرکۃ المجاہدین کے رہنما صدائے مجاہد کے مدیر مولانا مسعود اظہر جو کہ گزشتہ پانچ سال سے ہندوستان کی قید میں بلاوجہ گرفتار ہیں اور ان پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ان کو اور ان کے دیگر ساتھیوں کمانڈوز سجاد' منصور وغیرہ کو رہا کیا جائے۔

(۱۲) یہ اجلاس وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ انتخابات سے قبل وعدہ کے مطابق ملک میں فوری طور پر مکمل اسلامی نظام نافذ کریں تاکہ پاکستان کے ایٹمی قوت بن جانے کے بعد ملک صحیح مقصد اور منزل کی طرف گامزن ہو وزیر اعظم شریعت کے نفاذ کو اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے استعمال نہ کریں بلکہ اخلاص سے عملی طور پر نافذ کریں قرآن وسنت کو سپریم لاء قرار دینے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں فوری طور پر سود کا خاتمہ اور جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے ان اقدامات کے بغیر شریعت کا اعلان قوم سے مذاق ہوگا۔ ☆☆

بقیہ: اقراری کفر

لوگو! یہ سب فراڈ ہی فراڈ ہے ظلم ہی ظلم ہے کفر ہی کفر ہے الحاد ہی الحاد ہے' اس سے ہم بچیں اور بچائیں کیونکہ براہین صفحہ ۴۹۸ میں یہ ھوالذی ارسل رسولہ کو آمد مسیح ثانی کی دلیل بنا کر پیش کیا ہے وہاں مرزاجی دین کی کسی وحی کا تذکرہ نہیں فرماتے اس سے بڑھ کر کونسا فراڈ ممکن ہے؟

یہ تحریر ۱۸۸۴ء کی ہے جس کو چھپایا جاتا ہے مرزاجی بقول مرزائیوں کے وہ دعویٰ کرتے ہیں ۱۹۰۱ء کو آخر یہ کیا جبر ہے کوئی قادیانی ہے جو اس گتھی کو سلجھا سکے؟ کہ ۱۶ سال کے بعد ...... دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ پر ۲۳ کا وقفہ لکھا ہے عجیب چکر ہے دھوکا ہے فراڈ ہے' جس چیز کا اعتراف ۱۹۰۱ء تک کیا جاتا رہا اسی کا انکار ۱۸۹۳ء میں کیا جا رہا ہے حتیٰ کہ ۱۹۰۵ء میں کیا جاتا رہا اور یہاں تک کہ تحفہ گولڑویہ میں ۱۸۷۲ء میں بھی کیا جا رہا ہے یعنی ختم نبوت کا اقرار حقیقۃ الوحی ۱۹۰۵ء تک کیا جاتا رہا اس کے ساتھ اس کا انکار ۱۸۷۲ء میں کیا جا رہا ہے اور اسی کا اقرار ۱۸۹۳ء میں بغیر استعفاٰ کے کیا جا رہا ہے آخر حیا بھی کسی چیز کا نام ہوگا؟ پادری آتھم کے سامنے نہایت صفائی سے دعویٰ نبوت سے انکار اپنی دستخطی تحریر سے کیا پھر یہ کیا دھوکہ خلق خدا کو دیا جا رہا ہے' خدا ایسے دھوکے کو کبھی معاف نہ کرے گا نہ دینے والوں کو نہ کھانے والوں کو اے قادیانیو! بچ جاؤ اس نوسر باز سے اس بہروپیئے سے...... اللہ تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق انسان کو ہر قسم کے دھوکے باز سے محفوظ رکھے اور رحمت کائنات ﷺ کے قدموں میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رب کائنات

جنید حفیظ خان' اسلام آباد

ایسا بنادے ویسا بنادے
جس کو چاہے جیسا بنادے
رب کی حکمت جو بھی بنادے
نوری بنائے ناری بنادے
یکتا خدا ہے رب کائنات

ایک خدا ہے خالق و مالک
وہی داتا رزق کا رازق
کم سے کم مرے یا مرے زیادہ
اس کی حکمت اسی میں فائدہ
ایک ہی خدا ہے رب کائنات

دونوں جہاں کا رب ہے مالک
سب ہیں مخلوق وہ ہے خالق
باطل پیچھے دنیا بھاگے
جنید جھکے گا رب کے آگے
ایک ہی رب ہے رب کائنات

حکیم محمد سعید انجم راجپوت گولارچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا سدباب

فتنہ قادیانیت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ امت مسلمہ کا اتحاد نہ ہونے پائے' مسلمانوں کو افتراق وانتشار کی کڑی دھوپ میں کھڑا کر کے باطل قوتوں کے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے' لیکن الحمد للہ امت مسلمہ نے خاص کر مسلمانان پاکستان نے فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے کا ہمیشہ ڈٹ کر مقابلہ کیا' آئندہ بھی قادیانیت کو کسی صورت میں پنپنے نہیں دیا جائے گا .... (مدیر)

فتنہ قادیانیت نے ہمیشہ امت مسلمہ کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جب سے یہ فتنہ پیدا ہوا اس وقت سے اب تک اس کی یہی کوشش رہی کہ امت مسلمہ کو انتشار و افتراق کی کڑی دھوپ میں کھڑا کیا جائے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کے شیدائیوں نے خوب احسن انداز سے اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور ہر مقام پر قادیانیوں کو شکست فاش اور اسلام کو فتح ہوئی۔ اس فتنہ کا اصل مقام تو قادیان ہے لیکن اس فتنہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کی بنیاد لدھیانہ میں رکھی۔ اس میں بھی مرزا قادیانی کا ایک دجل پوشیدہ تھا وہ یہ کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقام ﴿لد﴾ پر قتل کریں گے چونکہ اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اس پر یہ تاویل پیش کی کہ وہ ﴿لد﴾ دراصل لدھیانہ ہے کیونکہ اس کے اول میں لفظ ﴿لد﴾ آتا ہے۔ لیکن علماً لدھیانہ نے اس قادیانی فتنہ کا منہ توڑ جواب دے کر امت مسلمہ کو اس کے مسموم عزائم سے آگاہ کیا اور پھر تکفیر قادیان کے نام سے ایک فتویٰ دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا جس میں متحدہ ہندوستان کی سرکردہ تمام مکاتب فکر کے علماً کرام شامل تھے' جنھوں نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کام کیا۔ اور اس کے ساتھ علماً حق کے سرخیل حافظ الحدیث سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اس فتنہ کی سرکوبی میں کام کیا اور اپنے شاگردوں کی ایک جماعت جس میں مولانا بدر عالم میرٹھیؒ' مولانا

کاندھلویؒ' مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ کے دست راست مولانا محمد علی جالندھریؒ کو اس کام میں لگایا اور پھر انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسے پر ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر پانچ سو علماً کرام کے ساتھ بیعت کر کے اس کام کو مزید تقویت دی اور حضرت شاہ صاحب کو امیر شریعت کا خطاب دیا اور ادھر بیماری اور بوڑھاپے کی حالت میں بھاولپور تشریف لائے اور اور ریاست بہاولپور کی عدالت میں کئی دن تک مسئلہ ختم نبوت کی حقانیت اور قادیانیت کے بارے میں بیان ریکارڈ کرا کر وکیل ختم نبوت کی صف میں درج ہو گئے اور اس بات کو ببانگ دھل ثابت کیا کہ مسلمان اور قادیانی کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا' جس مسلمان حنفی نے قادیانی کے گھر رہنے سے انکار کیا بالکل صحیح کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے شاگردوں کو واضح طور پر فرمایا کہ ﴿اگر شفاعت نبوی ﷺ چاہتے ہو تو حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرو۔﴾ مشائخ حضرات بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں صف اول میں رہے۔ خصوصاً حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف' حضرت مولانا احمد خان' مولانا محمد عبداللہ صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں اور حضرت مولانا سید عبدالقادر رائے پوری صاحب رحمہم اللہ نے بھی اپنے خانقاہی نظام کے تحت اس فتنہ کی سرکوبی کی اور سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے دوستوں کے ساتھ پاکستان بننے سے قبل مجلس احرار کی شکل میں انگریز اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کی اور پاکستان بننے کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے کام کیا اور جب پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کے عزائم کئے اور ظفر اللہ خان قادیانی نے اپنی وزارت خارجہ کے زور پر کراچی میں سرعام جلسہ کیا اور اس کے جواب میں ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سید عطاً اللہ شاہ بخاری' مولانا محمد علی جالندھری' سید ابوالحسنات قادری' مولانا محمد داؤد غزنوی' مولانا مظہر علی اظہر رحمہم اللہ کی قیادت میں چلی اور تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے اس تحریک میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جام شہادت نوش کیا۔ اس تحریک میں سید عطاً اللہ شاہ بخاریؒ سمیت لاتعداد علماً کرام گرفتار ہوئے اور ان کو جیلوں میں عجیب و غریب تکالیف دی گئیں' یہاں تک کہ روٹی میں ریت مکس کر کے کھانا دیا گیا۔ تین لاکھ سے زائد گھرانے اس تحریک سے متاثر ہوئے مسلمانوں نے یہ تمام تکالیف برداشت کیں لیکن دشمن رسول ﷺ فتنہ قادیانیت کو ملک

میں ایک گالی بنادیا۔ تحریک ۵۳ء کو بظاہر گولی اور تشدد کے ذریعہ دبادیا گیا لیکن امت مسلمہ کے ایمان اتنے پختہ ہوگئے کہ انہوں نے فتنہ قادیانیت کو کبھی بھی پنپنے نہ دیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء پر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے پر تشدد کیا' اس وقت اس کام کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت نے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو اکٹھا کر کے مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی محمودؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر عبدالغفور' مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی قیادت میں قومی اسمبلی میں اور اسمبلی کے باہر بہت ہی احسن انداز سے چلایا اور ۷ / ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو مکمل طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ ۸۴ء میں قادیانیوں نے ایک بار پھر شرارت کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا اس وقت بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے حضرت مولانا خان محمد صاحب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی قیادت میں تحریک چلائی تو ملک کے حکمران یہ بات ماننے پر مجبور ہوگئے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہوتے ہوئے شعائر اسلام استعمال نہیں کر سکتے اور اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت نے پوری دنیا میں عمومی طور پر اور پاکستان میں خصوصی طور پر مبلغین حضرات کو متعین کیا اور قادیانیت کا بھرپور انداز میں تعاقب کیا۔ جہاں بھی قادیانیوں نے اپنے مذموم عزائم کو کامیاب بنانے کی کوشش کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے شاہزوں کے انداز میں جاکر قادیانیوں کے عزائم ناکام بنادیئے۔ ہمارے صوبہ سندھ کے حالات پر مکمل نظر رکھی اور ایک دفتر ختم نبوت کراچی میں' ایک سکھر میں' ایک بنوں عاقل میں' ایک ٹنڈو آدم اور حیدر آباد میں قائم کئے۔ ہمارے ضلع بدین کی تحصیل گولارچی میں بھی قادیانیوں کے تعاقب کے لئے دفتر بنایا' ہمارے شہر گولارچی میں قادیانیوں کے تقریباً چالیس کے قریب گھر آباد ہیں' ایک قریب کی بستی میں چند قادیانیوں کے گھر ہیں ہمارے شہر کے علماء کرام اپنی طاقت اور وسائل کے مطابق اس فتنہ کے بارے میں آگاہ کرتے رہے پھر مجلس نے ہمارے علاقہ پر مہربانی فرمائی اور مبلغ کو متعین کیا اور ان حضرات نے بہاحسن انداز سے کام کیا' تاحال شوال میں مولانا محمد علی صدیقی کی بطور مبلغ کے تعیناتی ہوئی۔ ہم نے مولانا صدیقی کے ساتھ مل کر کام کیا' مردم شماری کے ایام میں گولارچی شہر کے ایک قادیانی وحید نے کچھ ان پڑھ مسلمانوں کے قومی ڈیٹا فارم کے مذہب کے خانہ میں اسلام کی جائے قادیانی لکھا' اس کی مولانا محمد علی صدیقی کو اطلاع ملی اس پر مولانا محمد علی صدیقی نے اپنے تمام رفقاء کو ساتھ لے کر قادیانیت کے خلاف کمربستہ ہوگئے اور اس قادیانی کو ۲۹۵ اے کے تحت دس سال قید کی سزا کرا کر سینٹرل جیل حیدر آباد کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا' اور اسی طرح کھوسکی شوگر ملز میں ایک انتہائی متعصب قادیانی عبدالغفور احسان بلوچ جی ایم کے عہدے پر تھا اس کی شہ پر ضلع بدین کے قادیانی شرانگیزی کرتے تھے۔ مولانا صدیقی' مولانا عبداللہ سندھی' مولانا عبدالحمید حیدری' صوفی محمد خان' محمد صفدر صدیقی اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک اس کو ملز سے نہ نکلوادیا۔ اسی طرح میرپور خاص ڈویژن میں انگریز نے قادیانیوں کو تقریباً ۱۸ ہزار ایکڑ زمین قادیانیوں کو دی جو نوکوٹ کے قریب فضل بھمبھرو' نفیس نگر' نبی سرور' کنری اور عمر کوٹ کے گردونواح میں نصرت آباد' نسیم آباد' بشیر آباد' ناصر آباد وغیرہ کے نام سے ہے اور اس علاقہ میں قادیانیوں کے عزائم یہ تھے کہ میرپور خاص ضلع کو آزاد قادیانی ریاست بنایا جائے اور اس علاقہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا' مٹھی کا ایک غلام محمد قادیانی کے ذمہ عمر کوٹ سیف الرحمٰن قادیانی کے ذمہ ضلع میرپور خاص' چوہدری محمود قادیانی کے ذمہ اور مٹھی میں المہدی ہسپتال کے نام سے ایک ہیڈ کوارٹر قائم کیا اور یہ ہدایت کی کہ ہر طرح کے لوازمات کے ذریعہ لوگوں کو قادیانیت کی طرف مائل کیا جائے اور اس کا کام میرپور خاص میں زیادہ تر شروع کیا' کیونکہ یہاں کا چوہدری محمود قادیانی بڑا ہی شرانگیز اور فتنہ پرور ہے اور اسی کی شہ پر قادیانیوں نے مسلمانوں کی ایک بہت پرانی مسجد دیہہ اکو ڈنڈو نوکوٹ کو شہید کر دیا اور اس پر پورے نوکوٹ اور گردونواح میں جب صدائے احتجاج بلند ہوئی تو قادیانیوں نے نوکوٹ میں مسلمانوں کے پرامن جلوس پر فائرنگ کر دی' مسجد شہادت کا واقعہ ۲۲ / اگست ۹۸ء کا ہے ۲۶ / اگست کو قادیانیوں نے جب فائرنگ کی تو' اس واقعہ کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ملی تو مولانا احمد میاں حمادی صاحب ٹنڈو آدم سے مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد سے نوکوٹ کے لئے عازم سفر ہوئے ادھر مولانا محمد علی صدیقی گولارچی کیس کے سلسلہ میں کراچی ہائی کورٹ گئے ہوئے تھے' وہاں اطلاع ملی۔ کراچی میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا ایک طویل سفر لندن اور دیگر ممالک سے واپس آئے ہوئے تھے۔ مولانا صدیقی نے مولانا اللہ وسایا صاحب سے ہدایات لیں اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے دعا کرا کر نوکوٹ پہنچے۔ وہاں کے حالات مقامی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی کی وجہ سے بالکل مسلمانوں کے خلاف تھے مولانا حمادی میاں' مولانا

باقی صـ ۱۲ پر

رپورٹ: مولانا محمد علی صدیقی

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا تبلیغی دورۂ سندھ

ضلع میرپور خاص کے علاقہ دیہہ اکوڈہ نزد چک ۴ کی قادیانیوں کے ہاتھوں مسجد کی شہادت کی اطلاع راقم کو ۲۶/اگست ۹۸ء کو پونے تین بجے کراچی میں ملی تھی' اس سلسلہ میں راقم نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کو جو ان دنوں برطانیہ اور دیگر ممالک کا کامیاب دورہ کر کے اسی دن تشریف لائے تھے۔ عرض کر دیا تھا کہ اس سلسلہ میں ہمیں احتجاجی پروگرام ترتیب دینے پڑیں گے تو آپ تشریف لائیں گے ۱۴/ستمبر کو جھڈو کے دوستوں جناب قاری محمد شریف صاحب' جناب منور علی راجپوت' کنوینر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ڈگری جناب بابو شوکت علی نے کہا کہ اس سلسلہ میں جھڈو نوکوٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہونی چاہئے' مولانا اللہ وسایا صاحب سے فون پر بات ہوئی مولانا نے شفقت فرمائی ضلع میرپور خاص کے بعد ۲۶/۲۵ ستمبر عنایت فرمائی ۲۵/ستمبر جمعہ تھا دوستوں کے مشورہ سے مولانا صاحب کا جمعہ نوکوٹ کی جامع مسجد میں اور کو جھڈو شہر میں ختم نبوت کانفرنس رکھی۔ ۲۶/کی ظہر کی نماز کے بعد کنری میں اور ۲۶ شام بروز ہفتہ میرپور خاص سیٹلائٹ ٹاؤن میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی' ان پروگراموں میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے علاوہ سندھ کے صوبائی کنوینر مولانا احمد میاں حمادی' مولانا اکرام الحق خیری' مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی' ٹنڈو آدم' مولانا محمد نذر عثمانی' مبلغ حیدرآباد اور راقم کا خطاب ہوا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب۔ ۲۴/ستمبر کو شام بذریعہ زکریا ایکسپریس ملتان سے حیدرآباد کے لئے عازم سفر ہوئے ٹنڈو آدم ریلوے اسٹیشن سے حضرت مولانا احمد میاں حمادی ساتھ تھے۔ صبح سوا پانچ بجے حیدرآباد پہنچے اور اس کے بعد پونے آٹھ بجے نوکوٹ کا سفر ہوا' حضرت حمادی صاحب اور مولانا عثمانی نے جمعہ جھڈو میں پڑھایا اور مولانا اللہ وسایا صاحب راقم بھی ہمراہ نوکوٹ پہنچے اور نوکوٹ کی جامع مسجد میں مولانا کا خطاب عام ہوا جو ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا' جس میں مولانا نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور اس علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں حکومت کو آگاہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو آئین کے مطابق رہنے کے لئے پابند کرے بعد نماز عصر نوکوٹ کے نوجوان ساتھیوں نے ایک تربیتی پروگرام رکھا ہوا تھا' اس میں مولانا نے کام کے طریقہ کار سے آگاہ کیا۔ مغرب کی نماز جھڈو میں ادا کی اور عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز قاری عبدالعزیز صاحب کی تلاوت سے ہوا' قاری محمد زمان اور حافظ محمد ظاہر ڈگری نے نعتیہ کلام پیش کیا مولانا اللہ وسایا سے قبل حضرت حمادی صاحب' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی اور راقم کا بیان ہوا' آخری خطاب مولانا صاحب کا تھا جس میں مولانا نے قادیانیت کے ڈھول کا پول واضح انداز میں علاقہ کے مسلمانوں کے سامنے رکھا اس پروگرام میں بھی مولانا صاحب نے قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے اور مسلمانوں کی مسجد کو شہید کرنے پر شدید احتجاج کیا اور قادیانیوں کو للکار کر کہا کہ قادیانیو تم مسلمانوں کے خلاف سازش کرنا چاہتے ہو اور یہ سازش تمہارے گلے کا پھندا بن جاتی ہے' مولانا نے مثال دے کر سمجھایا کہ ۵۳ء ۷۴ء میں جو تحریکیں چلیں اور تم غیر مسلم اقلیت قانونی طور پر قرار دیئے گئے یہ سب تمہاری شرارتوں سے ہوا اور تمہارا خاتمہ بھی اب تمہاری اپنی شرارت کی وجہ سے ہوگا۔ (انشاء اللہ

)کانفرنس ۲ بجے شب اختتام پذیر ہوئی‘ کانفرنس میں ڈگری‘ نوکوٹ‘ فضل بھمبرو نفیس نگر‘ تالی کری‘ نبی سرور ور سانگھڑ اور بہت دور دور سے قافلے آئے ہوئے تھے۔

کانفرنس کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کری کے بزرگ رہنما جناب مستری صوفی برکت علی مغل کی عیادت کی جو آج کل صاحب فراش ہیں۔ بعد نماز ظہر مسجد عثاری کری میں مولانا اللہ وسایا صاحب کا بیان ہوا جو ایک گھنٹہ جاری رہا‘ اجلاس میں مولانا نے مسئلہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کے بعد میرپور خاص کے لئے سفر ہوا‘ سفر میں حضرت حمادی صاحب‘ مولانا محمد نذر عثانی اور راقم تھے۔ مغرب کی نماز میرپورخاص کی جامع مسجد شاہی میں ادا کی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص ضلع کے امیر مولانا فیض اللہ صاحب‘ مولانا مفتی عبیداللہ انور‘ مولانا محمد اکبر راشد‘ مولانا محمد عبداللہ صاحب‘ مولانا بشیر احمد کرنالوی اور دیگر علمأ کرام نے مولانا اللہ وسایا صاحب کا استقبال کیا اور میرپورخاص کی کانفرنس سیٹلائٹ ٹاؤن میں رکھی ہوئی تھی علاقہ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور کا خاص علاقہ ہے اور اس میں قادیانی بھی کافی مقدار میں رہتے ہیں‘ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب نے کی مقامی قاری صاحب نے تلاوت کی‘ اس کے بعد جناب حافظ محمد طاہر صاحب نے نعتیہ کلام پیش کیا‘ مولانا محمد عبیداللہ صاحب میرپورخاص کے عالمانہ اور ناصحانہ بیان سے کانفرنس کا افتتاح ہوا‘ اس کے بعد مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی اور مولانا اکرام الحق خیری‘ مولانا احمد میاں حمادی کا بیان ہوا۔ آخری بیان حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا تھا اس سے قبل حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثانی نے قراردادیں پیش کیں‘ جس کو کثرت رائے سے پورے مجمع نے منظور کیا‘ جب حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا بیان شروع ہوا تو تاحد نظر مجمع تھا‘ مولانا کا بیان تقریباً پونے دو گھنٹہ ہوا جس میں آپ نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم احسن انداز سے کیا‘ مولانا نے فرمایا کہ نبی کی ہر بات سچی ہوتی ہے اور جس کی بات جھوٹی ہو وہ نبی نہیں ہوتا‘ اس پر مولانا نے سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت پر سیر حاصل خطاب کیا‘ اس کے بعد مولانا نے فرمایا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنا کر پیش کرتے ہیں مرزا کی ہر بات جھوٹی نکلی اور اس پر مولانا نے کافی مرزا کی جھوٹی باتوں کا ذکر کیا‘ جلسہ کے آخر میں مولانا نے حکومت سندھ کو خصوصی طور پر کہا کہ یہ حکومت سندھ میں قادیانیوں کو لگام دے کر رکھے اور ان کو آئین کا پابند کرے‘ اگر ایسا نہ ہوا تو ہم ہر اس قانون کو جوتی کی نوک پر رکھ کر اڑا دیں گے جس میں نبی اقدس ﷺ کی عزت محفوظ نہ ہوگی۔ مولانا نے ضلعی انتظامیہ کو واضح الفاظ میں کہا کہ جس ایس ایچ نے نوکوٹ میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل کئے اور اس مسئلہ کو خراب کرنے کی کوشش کی اس کو آپ نے میرپورخاص کے تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن کا انچارج بنا دیا‘ یہ بہت بڑا ظلم ہے اس کو تو جیل میں ہونا چاہئے تھا‘ نہ کہ تھانہ کا انچارج پھر اس کو فوری طور پر اس علاقہ سے ہٹایا جائے کیونکہ میرپورخاص میں بھی یہ کوئی مزید فساد کرا سکتا ہے‘ کانفرنس مولانا شبیر احمد کرنالوی کی دعا پر رات ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوئی اور یہ میرپورخاص کی تاریخ کا اہم واقعہ ہے کانفرنس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص‘ حرکت الانصار اور سپاہ صحابہؓ کے ساتھیوں نے کیا تھا مولانا فیض اللہ کی نگرانی میں مولانا مفتی عبیداللہ انور‘ مولانا محمد عبداللہ‘ مولانا اکبر راشد اور دیگر ساتھیوں نے خوب محنت کر کے اس کانفرنس کو کامیاب کیا۔ کانفرنس جھنڈو میں اسٹیج سیکریٹری جناب منور علی راجپوت تھے اور یہاں میرپورخاص میں یہ ذمہ داری راقم نے نبھائی۔

☆☆☆☆☆

اخبار ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت یونٹ قائداعظم کالونی کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ (عابد حسین منصور) بروز جمعۃ المبارک قائداعظم کالونی میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا کانفرنس دو نشستوں پر مشتمل تھی، پہلی نشست بعد نماز مغرب تا عشاء دوسری نشست بعد نماز عشاء رات ۲ بجے تک جاری رہی۔

پہلی نشست: پہلی نشست کا آغاز شبان ختم نبوت قائداعظم کالونی کے رکن حافظ محمد عبداللہ انصاری صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا، پہلی نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائد اعظم کالونی کے بزرگ جناب رئیس عبدالرحیم مری بلوچ صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد شبان ختم نبوت کے پریس سیکریٹری جناب ثناء اللہ اعظم صاحب اور سرپرست جناب محمد اعظم جنجوعہ صاحب نے نعت و نظم پیش کی۔ نعت اور نظم کے بعد شبان ختم نبوت کے مختلف یونٹوں کے عہدیداروں نے عقیدۂ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت و تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے عنوان پر مقالے پیش کئے، جن حضرات نے اپنے مقالے پیش کئے ان کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

جناب ملک محمد وسیم صاحب صدر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم سٹی، جناب محمد شعیب صاحب عرف شوقی جنرل سیکریٹری شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم سٹی، جناب عابد حسین منصور صاحب جنرل سیکریٹری شبان ختم نبوت یونٹ قائداعظم کالونی ٹنڈو آدم، جناب محمد جاوید قریشی صاحب صدر شبان ختم نبوت یونٹ جوہر آباد، جناب محمد شفیق صاحب جنرل سیکریٹری شبان ختم نبوت یونٹ اقبال کالونی، جناب سید خورشید عالم شاہ صاحب جنرل سیکریٹری شبان ختم نبوت یونٹ جوہر آباد ٹنڈو آدم، جناب صاحبزادہ حافظ محمد زاہد حجازی صاحب خطیب بلال مسجد ختم نبوت قائداعظم کالونی ٹنڈو آدم، حافظ صاحب کے مقالے کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ آخر میں جناب صدر اجلاس محترم رئیس عبدالرحیم صاحب بلوچ نے خطبہ صدارت دیا اور پہلی نشست اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسری نشست: دوسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء قاری بہاء الدین زکریا صاحب کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا تلاوت کے بعد رکن شبان ختم نبوت اقبال کالونی جناب محمد رفیق صاحب نے نعت رسول مقبول پیش کی دوسری نشست کی صدارت وکیل ختم نبوت جناب امام بخش بلوچ صاحب نے کی، مولانا محمد علی صدیقی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین نے حاضرین جلسہ کو نوکوٹ کے قریب شہید کی جانے والی مسجد کے واقعہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور کہا کہ اگر مسلمان متحد ہو کر قادیانیت کا تعاقب کریں تو قادیانیت میں مسلمانوں سے مقابلے جتنی بھی طاقت نہیں ہے کیونکہ قادیانی ٹولہ دنیا کا بزدل ترین مگر عیار ترین ٹولہ ہے۔ جناب قاری عاشق حسین صاحب صدر المدرسین مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کی ضرورت پر زور دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا ابوطلحہ راشد مدنی نے اپنے خطاب میں اتحاد امت پر زور دیا اور علماء کرام سے اپیل کی کہ امت مسلمہ کو فروعی اختلافات میں نہ الجھایا جائے بلکہ امت مسلمہ کے تمام فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے اور وہ ختم نبوت کا ہی پلیٹ فارم ہے انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی اور نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو وقف کر دیں، مولانا نے ملک میں فرقہ واریت کی بنیاد پر قتل عام اور دہشت گردی کا ذمہ دار قادیانیوں کو ٹھہرایا اور اس کی بھرپور مذمت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب نے اپنے بیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار کا آپریشن کیا اور کہا کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا اور جو نبی ہوتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا، مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا دھوکہ باز، فراڈی حرام خور تھا اس لئے وہ تو شریف انسان بھی نہیں ہو سکتا نبوت تو دور کی بات ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے ناظم نشر و اشاعت جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے

نعت پیش کی جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا۔

اے رسول امین خاتم المرسلین تجھ سا کوئی نہیں کوئی نہیں

اور نظم بھی پیش کی جس کا عنوان تھا:

پرچم حق جو روے میں لہرایا ہے

وکیل ختم نبوت جناب امام بخش بلوچ صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا کہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں پاکستان کی عدلیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کے لئے پیش ہوتا ہوں اور میری نجات کے لئے یہ عمل ہی کافی ہے کہ میں ختم نبوت کا وکیل ہوں۔ علامہ احمد میاں حمادی صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے غلیظ عقائد و عزائم سے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا اور کہا کہ ہر ایک سے رعایت اور نرمی ہو سکتی ہے لیکن محمد عربی ﷺ کے گستاخ قادیانیوں کے ساتھ رعایت اور نرمی کا تصور بھی نہیں کر سکتے آخر میں حیدر آباد کے معروف خطیب جناب قاری کامران احمد صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں سیرت النبی اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ اب وقت کا تقاضا ہے کہ تمام مسالک کے علماٗ کرام متحد ہو کر فتنہ قادیانیت کے لاشے کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں رات تقریباً ۲ بجے کانفرنس کا اختتام ہوا قاری صاحب نے دعا کروائی۔

سندھ میں قادیانیوں کی شرارتیں اور حکومت کی طویل خاموشی قابل مذمت ہے (مولانا محمد علی صدیقی)

گولارچی (پ ر) سندھ میں قادیانیوں کی شرارتیں اور حکومت سندھ کی طویل خاموشی قادیانیت نوازی کا منہ بولتا ثبوت ہے' ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے ترجمان مولانا محمد علی صدیقی نے کیا۔ مولانا نے کہا کہ سندھ میں قادیانیوں کی سازشوں سے مسلمان آئے دن پریشان ہوتے ہیں حالانکہ قادیانی اقلیت میں ہیں اور اقلیت کو چاہئے کہ وہ اکثریت کے جذبات سے نہ کھیلے لیکن قادیانی اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے آئے دن کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں پہلے ضلع بدین کے شہر گولارچی میں مسلمانوں کے قومی ذبیا فارم خراب کئے اس کا سدباب مسلمانوں نے کیا' اب ۲۲/اگست ۹۸ء کو ضلع میرپور خاص کے علاقہ نوکوٹ کی دیہہ اکو ڈہ نزد چک ۴ میں مسلمانوں کی چالیس سالہ پرانی مسجد کو قادیانی اللہ رکھا نے چوہدری محمود قادیانی کے ایماء پر شہید کیا۔ اس میں قرآن مجید بھی تھے جہاں مسجد کا تقدس پامال ہوا اس کے ساتھ کلام ربانی کی بھی سرعام بے حرمتی ہوئی اور ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مقامی انتظامیہ اس مسئلہ کا سنجیدگی سے نوٹس لیتی لیکن علاقہ کے ایس ایچ او زوار شاہ نے اس مسئلہ کو مزید خراب کیا اس مسجد کی شہادت کی اطلاع نوکوٹ کے مسلمانوں کو جب ملی تو علاقہ کے سرکردہ مسلمان تھانہ گئے' لیکن مقامی انتظامیہ نے ٹال مٹول سے کام لیا اور ۲۶/اگست کی صبح دس بجے تک ایف آئی آر داخل نہ ہوئی تو علاقہ نوکوٹ کے مسلمان طلباٗ نے اپنا مطالبہ منوانے کے لئے پرامن احتجاجی جلوس نکالا' جب جلوس منگی روڈ سے گزر رہا تھا تو قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ سے طلباٗ کے جلوس پر فائرنگ کر دی' جس سے دو مسلمان زخمی ہو گئے۔ مقامی انتظامیہ نے اس کام کو بھی سرد خانہ میں ڈال دیا۔ پھر ضلعی انتظامیہ کے کہنے پر کارروائی ہوئی اور مقامی ایس ایچ او تبدیل ہوا اسی طرح سانگھڑ میں قادیانیوں نے اپنی طرف سے غلط تراجم کے قرآن مجید تقسیم کئے اور اس کے ساتھ قادیانی سندھ میں سرعام شعائر اسلام کی توہین کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں اور صورتحال یہ ہے کہ سندھ کے اکثر شہروں میں قادیانی عبادت گاہیں مسجد کی شکل میں موجود ہیں ان کے محراب ہیں' مینار ہیں' ان میں سرعام کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے' چند ایک ضلع بدین کے شہر گولارچی میں قادیانی عبادت گاہ پر اس کے ساتھ چک ۵ میں اسی طرح ٹالی' فضل بھمبھرو' نفیس نگر' نصرت آباد فارم' نسیم آباد' بشیر آباد' ناصرہ آباد' عمر کی میرپور خاص' سانگھڑ اور دیگر علاقوں میں اسی طرح قادیانی آئین کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں ہماری مقامی انتظامیہ اور حکومت سے درخواست ہے کہ قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی لگائے اور قادیانیوں کی شرانگیزیوں کو روکے ورنہ حالات خراب ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔ ویسے بھی اس وقت ملکی حالات اس کے متحمل نہیں ہیں۔ اس لئے حالات مزید خراب ہونے سے پہلے قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔

کھوسکی میں احتجاجی جلوس

رپورٹ (محمد صفدر صدیقی) کھوسکی شہر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں ان کی غنڈہ گردی بدمعاشی اور مسجد شہید کرنے کے خلاف مولانا عبداللہ سندھی' ڈپٹی سیکریٹری سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ اور مولانا عبدالستار چاوڑہ صاحب کی قیادت میں جامع مسجد حیدر کرارؓ سے بعد از نماز جمعہ ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا گیا' جس کے شرکا نعرہ تکبیر اللہ اکبر' ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد' قادیانی غنڈہ گردی بند کرائی جائے اور مسجد شہید کرنے والوں کو پھانسی دی جائے کے نعرے لگا رہے تھے' جلوس چوک پر پہنچ کر ایک جلسے کی شکل اختیار کر گیا۔ جس سے مولانا عبداللہ سندھی نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں پر واضح کیا کہ اگر وہ اس ملک میں رہنا چاہتے ہیں تو پرامن اقلیت بن کر رہیں ورنہ ہم پاکستان سے اور پوری دنیا سے ان کا صفایا کر کے زمین کو پاک کر دیں گے۔ جلوس سے مولانا عبدالستار چاوڑہ صاحب' مولانا عبدالحمید حیدری صاحب' جناب صوفی محمد خان صاحب' جناب قاری نازک صاحب' جناب محمد صفدر صدیقی صاحب' جناب افتخار احمد کھوسہ صاحب نے بھی خطاب کیا۔ اس موقعہ پر اسلامی جمعیت طلبہ کے علی اکبر صاحب نے بھی شرکت کی۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ماہانہ اجلاس

قصور (نمائندہ خصوصی) بعد نماز عشاء جامع مسجد گنبدوالی میں زیر صدارت عالم باعمل حضرت مولانا سید طیب شاہ ہمدانی اجلاس ہوا تلاوت کلام قاری حبیب اللہ قادری نے کی اجلاس کی غرض وغایت مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے بیان کی اور صدیق آباد میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں ساتھیوں کو خوب جوش و خروش سے تیار کرنے کے لئے مختلف مقامات پر لیکچر دیئے اور مولانا نے کہا کہ ہر ماہ باقاعدہ اجلاس ہوا کرے گا اور قصور شہر ختم نبوت تنظیم کے عہدیدار اس میں ضرور شریک ہوا کریں گے۔ ہر ماہ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی قصور تین دن درس مختلف مساجد میں دیا کریں گے۔ مولانا شجاع آبادی نے علماء کرام' معززین شہر اور عوام الناس سمیت شبان ختم نبوت کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا مولانا نے فرمایا کہ ہر مسلمان کی غیرت کا تقاضا ہے کہ وہ نبی ﷺ کے بدترین دشمن گستاخ ٹولہ قادیانیت سے مکمل بائیکاٹ کرے اگر مسلمان غیرت ایمانی سے صرف اور صرف بائیکاٹ ہی کر لیں تو قادیانی مسلمان ہو جائیں گے یا ملک چھوڑ کر انگریز کی طرح بھاگ جائیں گے' اس اجلاس میں تقریباً دو سو آدمیوں نے شرکت کی اہم شخصیات کے اسماگرامی یہ ہیں سید مولانا طیب شاہ ہمدانی' مولانا رضاالرحمٰن' قاری مشتاق احمد' قاری حبیب اللہ قادری' مولانا زہیر شاہ' مولانا جاوید' حافظ عبداللطیف' قاری محمد اسحاق' قاری محمد بلال' حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ' چوہدری محمد اسحاق ایڈووکیٹ' چوہدری فضل حسین' چوہدری شبیر احمد مغل' چوہدری معصوم انصاری' قاری احسان اللہ' حافظ عطاء اللہ' قاری علم الدین' قاری عبدالواحد' محمد جاوید' محمد ریاض' عبدالرزاق' مولانا ماسٹر عیش محمد' مولانا راشد محمود کی دعا سے اجلاس دس بجے اختتام پذیر ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کا اہم اجلاس

اوکاڑہ (پ ر) گزشتہ اتوار جامع مسجد عثمانی گول چوک میں مولانا حبیب الرحمٰن ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف کی زیر صدارت منعقد ہوا' اجلاس کی باقاعدہ کارروائی قاری محمد یونس کی تلاوت سے شروع کی گئی اجلاس کی غرض وغایت مبلغ تحفظ ختم نبوت عبدالرزاق مجاہد نے بیان کی۔ مولانا نے فرمایا کہ اجلاس بلانے کا مقصد ۱۵۔۱۶ اکتوبر صدیق آباد (ربوہ) میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب کرنا اور اوکاڑہ سے کثیر تعداد میں غیور مسلمانوں کا اس کانفرنس میں شریک کرانا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے تمام حاضرین نے اس اقدام کی ہاتھ اٹھا کر اجلاس میں بھرپور یقین دہانی کرائی اجلاس میں چک نمبر ۵۲ میں راناباسط قادیانی کی سازشوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور کہا کہ حکومت قادیانیوں کی اسلام کے خلاف سرگرمیوں پر مکمل روک تھام کرے ورنہ اوکاڑہ کے غیور مسلمان اپنی قوت بازو اور ایمانی جذبہ سے کام لے کر ناموس محمد ﷺ کی حفاظت کا فریضہ ادا کریں گے۔

☆ اجلاس مولانا عنایت اللہ ملک سابق ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف کی صحت یابی کی دعا کی گئی۔

☆ اجلاس میں مرکزی مبلغ مولانا بشیر احمد کی اہلیہ محترمہ' مولانا عبدالعزیز جتوئی آف کوئٹہ کی والدہ محترمہ اور افغانستان کی سرزمین پر شہادت کا رتبہ پانے والے عابد حسین شہید کی روح کو ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی۔

☆ اجلاس میں منظور احمد وٹو کا ۱۵ ستمبر بروز منگل دوپہر کے وقت منڈی احمد آباد' نصیر احمد گجر قادیانی کے گھر جا کر اس کی والدہ مرتدہ جو کہ ربوہ میں دفن کی گئی' اس کے لئے ایصال ثواب کی دعا کرنے کو مرزائیت نوازی کا کھلا ثبوت قرار دیا' اس پر منڈی احمد آباد کے خطیب حضرات نے جمعۃ المبارک کے خطابات میں بھرپور احتجاج کیا' مولانا جمیل احمد نوری نے مسجد حق چاریار اور مولانا قاری عبدالستار نے مسجد عثمانی میں مولانا طیب نقشبندی نے نوری مسجد دیپال پور میں وکیل ختم نبوت جناب چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ اور ان کے وکلا کچہری میں احتجاج کیا اور کہا کہ ہر مرزائی منافق ہے اور ان کی تمام ہمدردیاں قادیانی زندیقوں کے ساتھ ہیں۔

☆ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ کے دیوانہ ختم نبوت محمد اصغر شہید کے بہیمانہ قتل کی گھناؤنی سازش میں بھی قادیانی مرتدوں کا ہاتھ ہے' کیونکہ قادیانیوں نے اسے پہلے بھی کئی دفعہ دھمکیاں دی تھیں۔ اس کے گھر جا کر اس کی والدہ محترمہ سے کہا تھا کہ اسے روک لو۔ ختم نبوت کیس میں گواہ نہ بنے ورنہ ہم مزہ چکھائیں گے' مرحوم کہا کرتا تھا کہ ختم نبوت کے لئے جان حاضر ہے۔

اجلاس میں مولانا حبیب الرحمٰن' مولانا محمود انور' ماسٹر نور احمد چشتی' قاری محمد یونس' قاری محمد اسحاق' منشی محمد یونس' حاجی نذیر حسین' حافظ عبدالستار' مولانا عبدالرزاق مجاہد' قاری محمد رمضان شاہ' مولانا محمد اسلم' مولانا نوید فاروقی' مولانا نور محمد کے علاوہ کافی حضرات نے شرکت کی۔

دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہری پور

☆امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عمل درآمد کراتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

☆ملک عزیز پاکستان میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات میں قادیانی لابی ملوث ہے

☆وزیر اعظم نواز شریف نے بدنام زمانہ قادیانی مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کو احتساب کمیشن کارکن بنا کر دین اسلام سے غداری کی ہے'

☆رسوائے زمانہ قادیانی ڈاکٹر بریگیڈیئر عبدالرشید نواز شریف کا فیملی ڈاکٹر ہے ؟

ہری پور (نمائندہ خصوصی) گزشتہ روز شیرانوالہ گیٹ چوک ہری پور میں عظیم الشان دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شمع ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کر کے کانفرنس کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ کانفرنس سے مولانا قاری عبدالمالک عباسی' مولانا قاری محمد بشیر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مناظر اسلام مولانا اللہ وسایا اور تحریک دفاع صحابہؓ کے سرپرست مولانا عطاً اللہ بندیالوی نے خطاب کیا' جبکہ معروف شاعر قاری محمد حنیف شاہد رامپوری نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی نبی اکرم ﷺ کے باغی ہیں اور شب و روز ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اہل اسلام کا دامن مصطفیٰ ﷺ سے علیحدہ کر کے دامن مرزا قادیانی سے وابستہ کیا جائے اور مسلمانوں کو نبی اکرم ﷺ کے دامن سے علیحدہ کر کے جہنم کا ایندھن بنایا جائے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا باغی ہوگا وہ کسی بھی صورت ملک و ملت کا وفادار نہیں ہوگا ان غداران ملک و ملت سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کا پوری دنیا میں تعاقب کر رہی ہے افریقہ کے صحراؤں سے لے کر برطانیہ کے کلیساؤں تک قادیانیوں کا تعاقب کیا ہے پاکستان اور بیرون ممالک میں اب قادیانیت آخری ہچکی لے رہی ہے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے مسلمان خصوصاً اور بیرونی دنیا کے مسلمان عموماً مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور مرزائیت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی جدوجہد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ شریک ہو کر قادیانیت پر ضرب کاری لگائیں۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے واقعات کے پیچھے قادیانی لابی ملوث ہے اور اس پر ہمارے پاس ناقابل تردید حقائق و شواہد موجود ہیں۔ قادیانی آئے دن مسلمانوں کے ایمانوں سے کھیل رہے ہیں لہذا حکومت پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر موثر عمل درآمد کراتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ میاں محمد نواز شریف نے احتساب کمیشن کارکن بدنام قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن کو بنا کر اسلام اور پاکستان سے غداری کی ہے وہ کیا شریعت کا نفاذ کریں گے' جن کا ذاتی معالج بریگیڈیئر ڈاکٹر عبدالرشید قادیانی ہے۔

تحریک دفاع صحابہؓ کے سرپرست مولانا عطاً اللہ بندیالوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی نبوت کامل و اکمل اور ختم نبوت ہے انبیاً کرام اس دھرتی پر اللہ کے خلفاً ہیں وہ سیرت و صورت' کردار و عمل' تقویٰ و طہارت' طاعت و بندگی ور معاملات دین و دنیا میں اپنے دور میں اللہ رب العزت کے پسندیدہ اور برگزیدہ افراد تھے ان کی نبوت و رسالت کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی اور خود اللہ ان کا رہنما و استاد ہوتا ہے نبی سچا ہوتا ہے' نبی حکومت کا مطیع نہیں ہوتا نبی دین و دنیا میں حکومت وقت کا نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدہ ہوتا ہے۔ وہ معصوم ہوتا ہے کردار میں جمال و کمال میں بے مثل ہوتا ہے الغرض کوئی اللہ کے نبی کا مقابل نہیں ہوتا' مولانا عطاً اللہ بندیالوی نے کہا کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں ﴿نجی﴾ تھا انگریز کے اشارہ پر اس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ صرف اس لئے کیا تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالا جائے اور مرزا قادیانی نے ساری زندگی انگریز کی اطاعت اور جہاد کے حرام ہونے کا راگ الاپا مگر افسوس آج منکرین جہاد کا یہ ٹولہ ہمارے سروں پر مسلط ہے افواج پاکستان اور دیگر شعبوں سے کلیدی عہدوں سے برطرف کر کے ملکی استحکام اور امن و امان کی صورتحال کو یقینی بنایا جائے۔

کانفرنس کے موقع پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری اداروں میں آبادی کے تناسب سے قادیانیوں کو ملازمتیں دی جائیں۔ محکمہ تعلیم اور وزارت دفاع سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ دینی جماعتوں خصوصاً سپاہ صحابہؓ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل علامہ شعیب ندیم اور ان کے رفقاً کے قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ختم نبوت کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی رقت آمیز اور پرسوز دعا پر ہوا۔

REGD. NO. SS-160

KHATM-E-NUBUWWAT

ختم نبوت

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوت

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم-اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340